



# العميد الدہنی

حکم

صاحب الجلالہ الملک عبدالعزیز عبدالرحمن الفيصل آل سعود

فرمانروائے مملکت عربیہ (سعودیہ) اعلیٰ حضرت  
جلالۃ الملک سلطان

عبدالعزیز آل سعود

کی سنہری جوبلی

شوال ۱۲۶۹ - ۱۹ - ۱۹۵۰ لائی

# ہدیہ اخلاص

جلال الملک کی خدمت میں — اس مبارک و مسعود  
موقع پر... جسے تاریخ ہمیشہ یاد رکھیں گی ہاں بے شک  
دنیا میں جب تک شجاعت مزوت عدل کا ذکر بنتی ہے اور  
جب تک خودداری عزت نفس حق و ایمان اور توکل علی اللہ  
کی اعلیٰ مثالوں کا چرچا رہے گا — لوگ اس پاکیزہ و  
مقدس زندگی کو یاد رکھیں گے پاکیزہ عمر گرامی کی یہ ساعت  
عزیز اپنے جلوہ میں مردانگی، بہادری، شرافت نفس اعلیٰ  
کردار کے مقدس نشانات رکھتی ہے....

میں آپ کے آسمان سیر و فضل پر چمکنے والا اسلامی  
طرز زندگی کا آفتاب لایا ہوں،

جلالہ الملک عبدالعزیز عبدالرحمن الفیصل آل سعود کی  
جوبلی کے سعید وقت میں — مسرت آمیز عجلت کے ساتھ —  
ان کی اسلامی زندگی سے کچھ پارہائے نور چن کر لایا  
ہوں — تاکہ —

رشد و ہدایت کے تازہ خطوط، ڈھونڈنے والے اور  
فضائل و مکارم اخلاق کی زندہ مثالوں کے متلاشی سیدھی  
راہ پالیں، ادھر ادھر نہ بہک جائیں۔

اخلاص کیش عبدالحمید الخطیب



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رب اعن یا کریم

الحمد لله الذی خلق الخلق ورفع بعضهم علی بعض درجات -  
والصلوة والسلام علی سیدنا محمد الفائز با علی المقامات

اس روز سعید میں جو جلالة الملك عبد العزيز آل سعود فیصل بن سعود کی گولڈن جوبلی کا ہے بڑی مسرت ہے کہ میں خدائے قدوس کی آیات میں سے ایک ایسی آیت زیب رقم کر رہا ہوں اس پر اگر میں شکر کروں تو بجا ہے اور میں اس سنت کی رفقارزی کر رہا ہوں جو مویدات قدرت کہی جاسکتی ہے اس کا تعلق اس عظیم شخصیت رکھنے والے انسان سے ہے جس نے اس زندگی میں اپنی نیت کے اخلاص اور اپنے ضمیر کے پاکبازی سے بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کیں اس سے مراد وہ جوان صالح ہے کہ جس کا باپ اپنا تخت شاہی اس وقت کھو چکا تھا جبکہ بیٹا طفولیت کا زمانہ طے کر رہا تھا لیکن جب وہ اپنے شباب کو پہنچا تو صرف چالیس آدمیوں کی رفاقت میں اپنے ایک عظیم

سلطنت کی داغ بیل ڈال دی۔ یہ وہ وقت ہے کہ اللہ برتر و توانا کے بھرپور سے کے سوا اپنے مقصد میں اس شخص کے لئے کوئی ادنیٰ سہارا بھی نہ تھا اس مقصد عظیم کے حصول میں عزم بالجزم حسن تدبیر موقع شناسی۔ یہ جوہر تھے جو ہر قدم پر ساتھ دے رہے تھے بالفاظ دیگر اس ہونے والے بڑے انسان نے تمام سہاروں اور امانتوں سے مونہہ موڑ کر اپنے تمام مقاصد ایک رب الارباب وحدہ لا شریک لہ کی سپردگی میں دیدیے تھے اور اس وقت سے اس کی زبان یہ آیت دہرائی رہتی ہے »وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رما« (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ تم پھینک رہے تھے تو تم نہ پھینک رہے تھے خدا پھینک رہا تھا) یہ سیرت ہر اس شخص کیلئے نصرت و تائید غیبی کا نقشہ دکھا دیتی ہے جو اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامے اور اسکے سیدھے و صاف راستے پر گامزن ہو جائے یہ اللہ کے ایک مخلص بندے کی سیرت ہے جس نے معرفت و عشق الہی کے مدارج طے کئے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق و اتباع سے اللہ کی مدد خاص کا مستحق قرار پایا۔

## ملک عبدالعزیز آل سعود

آپ کا نسب عدنان تک پہنچتا ہے اور بارہرین پشت میں نزار بن معد بن عدنان پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ آپ خوش خصال عالی ظرف بلد کردار ہیں۔ حکمرانی کے ساتھ انہیں حکمرانی کی اہلیت بھی عطا ہوئی ہے ان خوش نصیبوں میں ان کا شمار ہے جنہیں علم و جسم میں فضیلت حاصل ہے۔ ملک عبدالعزیز وہ شخص ہے جو حاکم بننے سے پہلے اپنے نفس پر حکمرانی کر سکا اس کا نفس دلوں پر اس کا کردار ساری سیرتوں کا سرتاج جس نے اپنے دشمنوں پر عفو کرم کی اتنی بارش کی کہ دوست سے پہلے دشمن اور اپنوں سے پہلے غیروں نے ان کی عظیم شخصیت کا اعتراف کیا وہ مرد مجاہد اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا اللہ نے اسے سربلند فرمایا وہ چھپ کر خوف خدا سے تھرایا تو اسکے دشمنوں پر اسکی ہیبت چھا گئی اس نے اپنے ہر کام میں یہ نیت کی کہ اللہ راضی ہو جائے تو دیکھا کہ روکاوڑیں اور الجھنیں دور ہو رہی ہیں اور کامیابی کے راستے کھلتے جا رہے ہیں۔ اس نے خالص خدا سے محبت کی تو دیکھا کہ لوگ اس کے گرویدہ و شیدا بنے جا رہے ہیں اس نے اپنے اللہ سے معاملہ رکھا تو اسکی

زندگی بامراد ہوئی اس نے اپنے اعتماد و بھروسے کی ساری قوتیں اللہ کے حوالے کر دیں تو دیکھا کہ اللہ کی مدد اس پر سایہ گستر ہے۔ عبدالعزیز آل سعود نیک لوگوں کے لئے کامیابی کی زندہ مثال ہیں بیسویں صدی کا وہ بے مثال حاکم ہے کہ حکومت و سلطنت کے جاہ و جلال اور طمطراق نے اس کے بے نیاز دل میں جگہ نہیں پائی میں نے ان کو عذاب الہی کے خوف سے روتے دیکھا اور اپنے گناہوں کے کفارہ کے لئے یقیناً پایا انکی تمنا ہے کہ دیہات میں رہنے والی بڑھیا کی سادہ و پاکیزہ زندگی میسر ہوتی اور انسانوں کی لاؤ لاؤ کی پر حرص زندگی سے بچنے کا ٹھکانا پہاڑ کی بے نیاز زندگی ہوتی لیکن مسلمانوں کی بھلائی کی جملہ ذمہ داریاں سنبھالتے ہوئے انہیں ایسا موقع نہیں مل سکیگا سچ ہے کہ انسان کو اللہ جو مقام بھی عطا کرے وہ اس مقام پر طاعت و عبادت الہی میں مصروف رہے یہی کامیاب زندگی کا راز ہے۔

## مقام پیدائش

عبدالعزیز آل سعود - آپ اپنے آباؤ اجداد کے دارالسلطنت ریاض نجد میں پیدا ہوئے جبکہ آپ کے والد محترم عبد الرحمن

الفیصل فرمانروائے نجد تھے عبدالغنی کے دن قبل طلوع فجر  
پیدا ہوئے ۱۲۹۹ھ (۲۱ - ۱۰ - ۱۸۸۰ ع)

آپ کے والد محترم سنہ ۱۳۰۸ ہجری مطابق ۱۸۹ م تک برابر  
محمد بن الرشید سے جنگ آزماں کرتے گزرا عبدالرحمن فیصل کو بہت  
جلد معلوم ہو گیا کہ وہ لڑائی نہیں جاری رکھ سکیں گے انہوں نے  
اپنے خاندان کو بحرین روانہ کر دیا اور خود کویت چلے  
گئے جہاں محمد بن الصباح حاکم کویت نے آپ کا مخلصانہ خیر مقدم  
کیا اور اپنے پاس رکھا اور انکے تمام مصارف کا برابر تکفل  
کرتے رہے یہاں تک کہ حکومت عثمانیہ نے سائٹ اشرفی ماہانہ  
وظیفہ مقرر کر دیا۔ امام عبدالرحمن نے اپنے خاندان کو بحرین  
سے بلایا اور نہایت چھوٹے تین کمروں میں تنگی اور انتہائی  
حصیت کی زندگی گزارنے لگے۔ اس حالت میں بھی انہیں اپنے  
بچوں کی تعلیم کا بیحد خیال رہا۔ اور عقیدہ سلف پر انکی تربیت  
کرتے رہے اس تربیت کا یہ اثر ہوا کہ آپ نے اپنی اولاد میں  
وہ افراد پیدا کئے جو خداں برتر و توانا کی قدرت کے سوا کسی  
حال میں بھی باطل کے آگے نہیں جھکتے تھے اور ان کی اس نشو و نما  
کا یہ اثر تھا کہ دین حق کی مدد کے سوا انکا کوئی بلند مقصد  
نہ تھا اور اسکی شریعت کی برتری کے سوا انکی کوئی غایت  
نہ تھی۔



## آپ کی بہادری

عبدالعزیز بن عبدالرحمن ابھی پورے بیس سال کو بھی نہ پہنچنے پائے تھے کہ آپ کو اپنے آباؤ اجداد کا ملک واپس لینے کا جوش پیدا ہوا آپ نے اپنے چند مخلصین کو اپنا ہم خیال بنایا باپ سے اجازت لی اور ریاض دارالسلطنت نجد کو فتح کرنے کی نیت سے روانہ ہو گئے۔ آپ نے امیر کویت مبارک الصباح سے مدد طلب کی انہوں نے دو سو ریال تیس بندوقین اور چالیس اونٹ اور مختصر سامان رسد روانہ کر دیا۔ نوجوان عبدالعزیز یہ سامان لیکر اپنے رفقاء نبرد کے پاس گیا۔ رفقاء نے کہا ابن الرشید کی قوت جس نے کئی حکومتوں کو تہہ و بالا کر دیا ہو اس کے مقابلہ میں یہ سامان؟ عبدالعزیز نے ایمان سے لہریں شجاعت میں بھر پور یہ جواب دیا کہ اگر ہمارا یہ ہی اعتقاد ہے کہ محض قوت و تعداد سے فتح ملتی ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس راستہ میں ایک قدم بھی آگے نہ بڑھائیں۔

لیکن جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ فتح مندی رب ذوالجلال کے اختیار میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اس نے ہم سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو تمہاری مدد کریگا اور راہ حق میں تمہارے قدم مضبوط کر دے گا۔

اب اس کے ہمارے لئے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اسکے وعدہ پر پورا پورا اعتماد کریں جبکہ ہماری مدد کا اللہ رب العزت نے ذمہ لے لیا ہے ایسا ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو اور ہم ناکام ہو جائیں۔ رجب کی آخری تاریخوں سنہ ۱۳۱۹ ہجری میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریاض کی طرف روانہ ہوئے۔ ان کے سامنے بس یہ ہی ایک مقصد تھا اور وہ اس مقصد کو پورا کئے بغیر واپس آنے کیلئے ہرگز تیار نہ تھے اور وہ یہ تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریق تبلیغ کے اصول پر اللہ تعالیٰ کی زمین پر کلبہ بلد کیا جائے اور راہ میں جو مشقتیں عبدالعزیز نے برداشت کی ہیں اسکی مثال اس زمانہ مشکل ہے۔ شوال کی تیسری تاریخ سنہ ۱۳۱۹ ہجری میں نوجوان عبدالعزیز اپنے ساتھیوں کی معیت میں ریاض پہنچ گئے اور کمر ہمت باندھ کر اپنے چھ مخلص بہادروں کے ساتھ حاکم شہر امیر عجلان کے محل پر بڑی جرأت سے چڑھ کر تکبیروں اور کلبہ کے نعروں میں قلعہ کے اندر داخل ہو گئے اور جہاں پر اسی کے سپاہیوں سے مقابلہ ہوا جن میں سے کچھ تو مرعوب و خوفزدہ ہو کر تہ تیغ ہوئے اور کچھ گرفتار ہوئے۔ مقتولین میں حاکم شہر امیر عجلان بھی تھا۔

## تاسیس ملک

سوال کی چار تاریخ کو پچاس برس گزرنے کے بعد عبدالعزیز من عبدالرحمن الفصیل بن سعود نے اپنا آبائی ملک واپس ملنے کا اعلان کر دیا۔ تمام قبایل نے اطاعت قبول کی اور یہ فتح اور دوسری فتوحات کا پیش خیمہ بنی۔ چنانچہ اس کے بعد خرچہ۔ محمل اور وٹم کی مقامات کو بھی انہوں نے اپنی فتوحات میں شامل کر لیا۔ یہ واقعہ سنہ ۱۳۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۹۰۳ ع کا ہے اسکے بعد آل رشید سے انہیں کے مقام پر مقابلہ ہوا اور اسکے پایۂ تخت قصیم پر سنہ ۱۳۲۴ ہجری مطابق سنہ ۱۹۰۶ ع میں قبضہ ہو گیا۔ ان فتوحات کے نتیجے میں کچھ خواہ جنگیاں بھی ہوئیں جنہیں ۱۳۲۸ ہجری میں دبا دیا گیا۔ اسکے بعد سلطنت عثمانیہ سے مقابلہ ہوا جو آل سعود پر دباؤ ڈالنے کی فکر میں تھی عبدالعزیز نے بڑی دانائی سے ان مقامات کو آل عثمان کے قبضہ سے ۱۳۳۰ ہجری میں نکال لیا اس طرح مملکت عربیہ خارجی تسلط سے محفوظ ہو گئی اور بیرونی دنیا سے اس کا دوستانہ رشتہ سمندر کے ذریعہ سے مضبوط ہو گیا۔

اب عبدالعزیز نے حجاز پر قابض ہونے کی کامیاب تدابیر اختیار کیں اور تربہ، وخرمہ میں قیام پذیر ہو کر سنہ ۱۳۳۶ ھ میں اپنا مقصد حاصل کر لیا اس زمانہ کے فرمانروائے حجاز کو

بچانے اور اسے اس کے اصلی وطن کی طرف واپس کرنے میں حکومت برطانیہ نے خاص طور پر حصہ لیا۔ اس مہم سے فارغ ہو کر مقام عسیر کو بھی ۱۳۴۱ ہجری میں اپنی مملکت میں شامل کر لیا سنہ ۱۳۴۱ ہجری میں حائل اور جوف کو فتح کیا۔ پھر حجاز تہامہ اور نجران اور ملک یامیر قابض ہو کر اس خیال کو صحیح کر دکھایا کہ جزیرہ پر عرب حکومت ہونا چاہئے اور متفرق و منتشر ریاستوں کو ایک سلطنت بنجانا چاہئے اور وہ سلطنت خالص قرآن و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع فرمان ہو۔ اور اس میں ہر جگہ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کا ایک ہی جھنڈا ہو۔

جلالۃ الملک عبدالعزیز نے ابتداءً مقابلہ میں ہی تابع اسلام رجوع الی اللہ اور اتباع سنت رسول اللہ صلعم کا جو مقدس ارادہ کیا تھا وہ ایک حد تک پورا ہوا۔

اس وقت سرزمین کعبہ شرک اسباب شرک بدعت و گمراہی سے پاک ہو چکی تھی اور انہوں نے شریعت اسلامیہ کو رواج دیا جس کے بلند ترین بنیادی اصول اور روحانی اعتقادوں کی عظمت انسانی نفوس کی تہذیب و تربیت کا بہترین علاج ہیں اور یہی اصول و مبادی انسان کو اس حقیقی ڈیموکریسی (سیاست) کیلئے

تیار کرتے ہیں جو اسکو سوسائٹی کا خیر خواہ اور انسانیت کا محسن بنادیتی ہے شریعت اسلامیہ کے اصول پر انسانی تعلیم و تربیت ایک انسان کو شخصی و جماعتی زندگی میں خدائے رحیم و عادل کی رضا جوئی کا خوگر بنادیتی ہے انہیں اصول کی برکت سے ظلم دور ہو سکتا ہے اور طبقات الجہنیں ختم ہو کر باہمی محبت و اخوت عام ہو جاتی ہے انسان کا اپنی ذاتی جماعتی زندگی خوشگوار طریقے پر گزارنا اور دو جہان ترقی و سعادت کا حقدار بننا صرف اس ایک بات پر منحصر ہے کہ قرآن و سنت رسول اللہ صلعم اپنی روزمرہ کی زندگی میں شامل کر لے۔

ملک عبدالعزیز آل سعود نے اپنے اعلیٰ اخلاق عدل اور حسن سیاست سے ایک مثال قائم کردی ہے اللہ کے فضل سے اس فاتح و حاکم شخصیت کے ہاتھوں حجاز مقدس امن و اطمینان کا گوارہ بن گیا اور ترقی کرتا آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ مملکت عربیہ سعودیہ کا رقبہ سولہ لاکھ کیلومیٹر مربع ہے جس کی مشرق سے قطر عمان اور مغرب سے بحر احمر شمال سے عراق و شرق اردن اور جنوب سے یمن اور ربع خالی حد بندی کرتا ہے۔

ابن سعود کا مکہ مین داخلہ

جمعہ ۸ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۳ ہجری صبح کے وقت ابن

سعود عمرے کا احرام باندھے دوڑے مکہ معظمہ میں داخل ہوئے  
 ہر طرف سے منتظر و مشتاق لوگ استقبال کے لئے بڑھے لوگوں  
 نے ہاشمیوں کے دستور کے مطابق ہاتھ چومنے کا ارادہ کیا تو  
 ابن سعود نے ٹوکتے ہوئے کہا (یہ عجم کا طریقہ ہے کہ وہ  
 اپنے بادشاہوں کے ہاتھ چومتے ہیں ہم تو عرب ہیں مصافحہ ہمارا  
 دستور ہے صحابہ کرام جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 مصافحہ ہی کیا کرتے تھے) (اور کون اس لائق ہے کہ اس کے  
 ہاتھ بھی ضرور چومے جائیں) پھر یوں خطاب کیا لوگوں میں  
 تم سے لڑنے یا تم پر ظلم ڈھانے کیلئے نہیں آیا ہوں میں اسلئے آیا ہوں  
 کہ تم کو ان مظالم و ستم سے چھٹکارا دلاؤں جو سابقہ حکومت  
 تم پر ڈھا رہی تھی۔ میں آیا ہوں کہ مسلمانوں کیلئے بیت اللہ الحرام  
 کے حج کا راستہ آسان کر دوں میں آیا ہوں تا کہ لوگوں کو  
 کتاب و سنت پر ٹھیک ٹھیک عمل کرنے کی دعوت دوں یہ کہہ کر  
 مسجد حرام کی طرف بڑھے عمرہ ادا کیا پھر مجمع کو خطاب کرتے  
 ہوئے کہا تمام کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور تم جانتے ہو  
 کہ ہمارے نبی و رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے آئے تھے  
 کہ ہم کو سیدھا راستہ اور نیکی کا طریقہ سکھائیں انحضرت علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام آداب قرآن کا بہترین نمونہ تھے میں نہیں سمجھتا کہ  
 کوئی آدمی جس کو ذرہ برابر عقل عطا ہوئی ہے جو وہ اس کے

سوا اور بھی کچھ کہے گا احترام کے قابل اللہ ہی کی کتاب  
 ہے اور بھلائی اور خیریت جتنی بھی ہے وہ ہدایت الہیہ کی  
 صحیح اتباع میں ہے)۔

پھر فرمایا زمینوں میں افضل زمین وہی ہے جس میں اللہ  
 کی شریعت قائم ہو اور لرگوں میں افضل وہ شخص ہے جو خالص  
 اللہ ہی کے دین کی پیروی کرے اور اس پر عمل کرے شرف و  
 فضیلت عمل صالح میں ہے حسب و نسب میں نہیں ہے یہ اللہ کا  
 گھر ہے یہ اسلام کی عظمت کا نشان ہے یہاں جو نیکی کیجائے  
 گی اس کا ثواب دوگنا ملے گا اور یہاں جو گناہ و برائی کا ارتکاب  
 کرے گا وہ دوہرا عذاب پائے گا ہم جبکہ یہ اقرار کرتے ہیں کہ  
 ہم مسلمان ہیں تو ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ظلم کریں اور اللہ کی  
 مقرر کی ہوئی حدوں (اس کے قانون) سے باہر ہو جائیں۔ اس کے  
 بعد عقائد اسلامیہ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

انبیاء و کرام جو عقائد اللہ کی طرف سے لائے انکی ایک  
 ہی اصل ہے اور وہ یہ کہ خالص ایک اللہ ہی کی عبادت کیجائے  
 کلمہ لا الہ الا اللہ میں الا اللہ کے معنی یہی ہیں کہ عبادت (بندگی و  
 عاجزی کا اظہار) تمام تر اکیلے اللہ ہی کے لئے ثابت و مقرر  
 ہو یہ کلمہ انسان کے ہر عمل کیلئے بنیادی نقطہ ہے اب کوئی

کام کتنا ہی اچھا ہو اگر اس بنیاد پر اسکا قیام نہیں ہے تو اِکارت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ( فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُتْرَكَ بَعَادَتِهِ أَحَدًا ) جو کوئی (شخص) اللہ کی ملاقات کا امیدوار ہے تو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرنے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ ٹھہرائے یہ آیت کریمہ راستہ بتاتی ہے کہ نجات کیلئے صرف عمل صالح ( نیک کام ) کافی نہیں ہے بلکہ ضروری کہ وہ نیک کام اللہ کی خالص بندگی کے اظہار کیلئے اور اسکو خوش کرنے کیلئے کیا جائے۔

پھر فرمایا جو مقدر تھا وہ پورا ہوا اور اللہ گواہ ہے اللہ گواہ ہے اللہ گواہ ہے اس کعبہ کا رب گواہ ہے کہ میری محبوب ترین آرزو یہ تھی کہ شریف حسین اس اللہ کے گھر میں اللہ کی شریعت قائم کرتے اور دنیا سے ہمارے وجود کو مٹانے کی کوشش نہ کرتے اور دوسرے آنے والوں کی طرح میں بھی ہوتا میں انکا احترام کرتا ان کے ہاتھ چوم لیتا اور ان کے ہر کام میں ان کی مدد کرتا پھر کیف اللہ کی مرضی پوری ہوئی۔

معاملات اگر اس حد تک نہ پہنچ گئے ہوتے کہ انسانوں کی جان اور ان کے ایمان پر نہ پہنچتی تھی تو ہم ہرگز ایسا اقدام نہ کرتے۔



انہوں نے ہمارے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر کمر باندھ لی تھی اور اس مقصد کیلئے وہ جو کچھ کر رہے تھے اور ہمارے لئے انکی نیت کا جو حال تھا یہ اخبار القبلہ اسکا گواہ ہے حسین اس ملک میں ترکوں کے مامور ہو کر آئے یہاں قیام کیا پھر انکی طاعت سے روگردانی کی اب ہم اپنے ملک میں ہیں اللہ کے احکام اور ہماری تلواروں کے سوا ہمارا کوئی حاکم نہیں ہے۔

پھر فرمایا کسی کام میں اگر کوئی چیز ہمکو نفع پہنچا سکتی ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ اللہ کے دین اور اسکی عبادت کیلئے ہم میں اخلاص ہو لوگوں میں تمہارا ذمہ دار ہوں اور تم میرے ذمہ دار۔

ہمارا عقیدہ ان کتابوں میں ہے جو تمہارے پاس ہیں اگر اس میں اللہ کی کتاب کی ذرہ بھر مخالفت پائی جائے تو ہم اسکو رد کردینگے ہم ابن عبد الوہاب کی یا کسی دوسرے کی اطاعت کرنے والے نہیں ہم صرف انہیں باتوں کو مانتے کیلئے تیار ہیں جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں۔ ہمکو امام احمد بن حنبل کے اجتہاد پر اعتماد ہے اسلئے قرآن و سنت کی بنیاد پر ہم ان کے اجتہادی مسائل کی قدر کرتے ہیں۔ (لیکن ہم انکے مقلد نہیں ہیں) لوگوں نے ہمارے خلاف غلط پروپیگنڈا

کیا ہے مثلاً یہ کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے اور یہ کہ ان پر درود بھیجنا ہم شرک سمجھتے ہیں۔ ان باتوں سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ کیا اس سے زیادہ اور کوئی بات بھی سچ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا نماز کا ایک رکن ہے درود کے بغیر نماز پوری نہیں ہو سکتی۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم قیامت کے روز شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل نہیں ہیں! اللہ کی پناہ ہم تو اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم کو قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو قرآن کا ارشاد ہے کون ہے جو اس کے سامنے اسکی اجازت بغیر کسی کی شفاعت کیلئے زبان کھولے۔ بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہم تو چھوٹے لڑکے کی شفاعت کے امیدوار ہوتے ہیں جبکہ یہ مسنون دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ اس بچے کو اس کے والدین کے لئے آخرت کی کامابیوں کا پیش خیمہ بنائیے اور ان کے لئے اس کی شفاعت قبول فرما اولیاء صالحین بزرگوں کی محبت کا ہم میں کون انکار کر سکتا ہے؟ اگر تمہارے دلوں میں ہماری طرف سے یہ بات بیٹھ گئی ہے تو آؤ کتاب اللہ سنت رسول اللہ اور خلفاء راشدین کی سنت پر بیعت کر لیں۔ حاضرین نے کہا ہم سب بیعت کرتے ہیں ہم سب بیعت کرتے ہیں ابن سعود نے کہا تم بناؤ کہ اس کے سوا اور کیا صاف و صریح بات ہے۔

حاضرین نے جواب دیا کہ ہم بھی اس کے قائل ہیں ابن سعود نے پھر کہا لوگوں تم کو میں تقیہ کرنے سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں تم تقیہ کرتے ہوئے میری ہاں میں ہاں نہ ملانا اور اپنے دل کی بات نہ چھپانا۔

شیخ شنیطی نولے کہ ہم علماء نجد کے ساتھ مجمع میں اصول و فروع پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور ایک فیصلے پر اتفاق کر لینا چاہتے ہیں۔ ابن سعود نے جواب دیا بہتر ہے۔

شیخ شنیطی نے کہا ہم علماء نجد سے اس لئے بحث کرنا چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے مافی الضمیر سے واقف ہو جائیں اور جب کسی فریق کی طرف سے روشن دلیل آجائے تو دوسرا فریق بغیر غصے اور ناراضگی کے اسے قبول کر لے۔

ابن سعود نے جواب دیا کہ اللہ کی کتاب کیطرف جب تک رجوع رہے گا غصہ اور ناراضگی کا موقع ہی نہ آئے گا۔

دوسرے دن علماء مکہ اور علماء نجد میں مناظرہ ہوا اور باہمی اتفاق سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہو کر شائع ہوئی۔

(۱) سلف صالحین (صحابہ کرام رض) کا عقیدہ زیادہ

محفوظ اور صحیح تھا اس لئے واجب ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے۔

(۲) اسلام کے پانچ رکن ہیں۔

(۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

بحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں

(۲) نماز قائم کرنا

(۳) زکوٰۃ دینا

(۴) رمضان کے روزے رکھنا

(۵) اور استطاعت کے ساتھ حج بیت اللہ ادا کرنا۔

ان ارکان میں سے کسی رکن کا جو کوئی انکاری کرے تو وہ کافر ہے اس سے ۳ مرتبہ توبہ کروائی جائے اگر توبہ کرے تو خیر ورنہ قتل کر دیا جائے۔

(۳) نفع حاصل کرنے یا نقصان دور کرنے کیلئے اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا کفر ہے خواہ اس میں یہ ہی نیت پوشیدہ ہو کہ دوسرے کی عبادت کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا مقصود ہے۔

(۴) قبروں پر عمارت کھڑی کرنا ان میں چراغاں کرنا

وہاں ازبر قائم کرنا بدعت محرمہ ہے (یعنی یہ وہ طریقہ ہے جسکی دلیل اور مثال قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اور ہم اماموں کے طریقوں میں نہیں ملتی) پس ایسے کام سے شریعت میں انسانی اضافہ و مداخلت فی الدین ثابت ہوئی اور ظاہر ہے کہ اللہ کی آسان اور فطری شریعت میں کسی کو اضافہ کرنے اور مداخلت کرنے کا حق نہیں پہونچتا

(۵) (اللہ تعالیٰ جبکہ بلا سفارش اور بلا وسیلہ ہر انسان کو کائنات کی ہر چیز سے مستفید فرماتا ہے اور جبکہ وہ اپنے گناہ گان بندوں پر اور سب پر انکی ماؤں سے زیادہ شفیق ہے جو بلا سفارش و وسیلہ غیر انکو دودھ پلاتی ہیں تو اللہ کی طرف سے بے طلب حاصل ہونے والے انعام و اکرام کی جل تھل بارش کو یہ سمجھکر کیوں محدود و مقید کر دیا جائے کہ اگر کسی کے وسیلے سے اور کسی کی سفارش سے اللہ سے مانگا جائے گا تو ضرور ملے گا ورنہ نہیں ملے گا گویا ایک ماں بغیر کسی کے کہے ہوئے فطری مامتا سے دودھ پلا سکتی ہے مگر کسی ٹیکے اور وسیلے کے بغیر اللہ کی رحمت جوش میں نہیں آسکتی ؟

بلا شبہ اس عقیدے میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار و بے حساب رحمت اور بے اندازہ احسان پر ایک طرح کا ظلم پایا جاتا ہے

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و احسان میں کسی کو شریک یقین کرنا ظلم ہے اور قرآن میں یہی لکھا ہے کہ شرک سب سے بڑا ظلم ہے

پس علماء نجد و علماء مکہ کی پانچویں متفقہ قرارداد یہ تھی کہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کے آگے دست سوال دراز کرتے ہوئے کسی کا واسطہ دیا اس نے بدعت اور غیر شرعی بات کا ارتکاب کیا۔

عامۃ المسلمین کیلئے یہ قرار داد شائع کی گئی اور یہ تصریح کر دی گئی کہ جو لوگ وہابیوں کے نام سے غلط پروپیگنڈا کر رہے ہیں اسکا سچائی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ایسے لوگ امۃ اسلامیہ میں فرقہ بندی اور عرب میں فتنہ پیدا کرنے کی غرض سے ایسی حرکات کرتے ہیں۔

## « بیعت کا اعلان »

عہد ہاشمی کے خاتمے اور حکومت جدہ پر ابن سعود کے قابض ہونے کے بعد مورخہ ۸ جمادی الثانی کو یہ سرکاری اعلان شائع ہوا۔

( باتوں کے دن گذر گئے اور اب ہم اس منزل پر پہنچ گئے )

ہیں جہاں سے عمل کی سرحد شروع ہوتی ہے میں تملوگون کو اللہ کے خوف اور اسکی مرضی کے تابع رہنے کی وصیت کرتا ہوں میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی پوری پوری اطاعت کرنے کی تاکید کرتا ہوں جسے اللہ کے احکام کو مضبوط پکڑا اللہ اسی کے لئے کافی ہو گیا اور جسے اللہ تعالیٰ کے احکام سے عداوت کی (العیاذ باللہ) تو نامرادی اور نقصان اس کے حصے میں آگیا ہمارے ذمے تمہارے حقوق ہیں یہ کہ ہم ظاہر اور باطن میں تمہارے خیر خواہ رہیں اور تمہاری جانوں تمہارے مال تمہاری آبروؤں کی حفاظت کی ذمہ داری ہم پر عائد ہو گئی ہے الا یہ کہ شرعی حق لازم آجائے اور تمہارے ذمہ ہمارے حقوق ہیں کہ تم ہمارے خیر خواہ رہو نصیحت کرو اور نصیحت حاصل کرو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہوا کرتا ہے تم میں سے جو کوئی اپنے دین یا اپنی دنیا کے معاملے میں کوئی کوتاہی دیکھے تو ہم سے خیر خواہی طلب کرے اگر مذہبی معاملہ ہے تو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف رجوع ہوگا اور اگر دنیا کا معاملہ ہے تو ہماری حکومت کا انصاف عام ہے انشاء اللہ اور سب کے لئے یکساں)

تمام اہل حل و عقد حجاز میں جمع ہوئے انہوں نے

جلالة الملك عبد العزيز آل سعود کی حکومت پر اپنی بیعت کا اعلان عام کیا ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۴ ہجری مطابق ۸ جنوری سنہ ۱۹۲۶ ع صبح کے وقت مسجد الحرام میں یہ اعلان شائع ہوا اس کے بعد دارالحکومت میں اجلاس منعقد ہوا جس میں بڑے بڑے خطیبوں نے تقریریں کیں اور جلالة الملك عبد العزيز آل سعود کی مدح و ثنا نثر و مفاخر میں مبالغہ سے کام لیا اس کے جواب میں جلالة الملك نے فرمایا میں سن رہا ہوں تمہارے مقررین کہہ رہے ہیں کہ یہ امام عادل ہے یہ ایسا ہے اور ایسا ہے تو یاد رکھو کوئی انسان کتنے ہی بلند مرتبے حاصل کر لے اگر وہ اللہ سے ڈرنے والا اور اللہ کی مرضی کا طالب نہیں ہے تو اسکا اور اسکے اعمال کا کچھ بھی وزن نہیں ہے جب بھی ہم خواہشات کی اتباع چھوڑ دیں . گناہوں سے ہجرت نہ کر لیں ، سمجھ بوجھ اور اپنے ضمیر کی سچائی کے ساتھ اللہ کی اطاعت کا مضبوط عہد کر لیں تو اسوقت ہم ہر بھلائی پالینگے کیا اس بات میں ذرہ برابر بھی شک ہو سکتا ہے ؟ کہ نفس پرستی اور خواہش کی پیروی سے لوگوں پر آفتیں نازل ہوتی ہیں ۔ نفس کی خواہش اور شہوتیں دین و دنیا کو خراب کر دیتی ہیں اسی لئے میں تمکو دین اسلام کیطرف بلاتا ہوں اور سلف صالحین یعنی صحابہ کرام کے طریقے پر چلنے کی دعوت دیتا ہوں



میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ قول میں سچائی اور صراحت اور عمل میں اخلاص و للہیت اختیار کرو اور ریاکاری چاپلوسی جھوٹی خوشامد چھوڑ دو۔

جب علماء اور حکمران لوگ آپس میں ساز باز کر لیتے ہیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے عیب اور لغزشیں چھپاتے رہیں اور حکومت کرنے والے عالموں کیلئے بڑے بڑے وظیفے مقرر کر دیں اس طرح علماء کے بیان میں ملاوٹ اور چاپلوسی آجاتی ہے جب ایسا ہو جاتا ہے تو سارے کام برباد ہو جاتے ہیں اور ہم کو یہ روز بد دیکھنا نصیب ہوتا ہے کہ دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان سامنے آتا ہے (الیاذ باللہ) میں تمہیں باؤں کہ ملک کے ملک کس طرح تباہ ہوئے ہیں؟

بستیوں کو بادشاہوں انکی الاودوں اور انکے خدم و حشم نے اور علماء نے برباد کیا ہے میں نہیں چاہتا کہ میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤں۔

وہ تمدن وہ تہذیب جس میں ہمارے دین کی حفاظت نہ ہو جو ہماری عزت اور آبروؤں کو محفوظ نہ رکھے تو ہم اس کو پسند نہ کریں گے اور ہرگز ہرگز اس پر عمل نہ کریں گے

خواہ ہماری گردنیں ہی اس راہ میں کام آجائیں ۔ ارے بھائیو میں اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہوں جس نے ہم سب کو ایک رشتے میں منسلک کر دیا جس نے بستیوں میں امن قائم کر دیا بچپن تمہارے لئے اللہ کا عہد و میثاق ہے کہ میں اسی طرح تمہارا خیر خواہ رہوں گا جس طرح میں اپنی جان کا خیر خواہ ہوں اور اپنی اولاد کا میں اللہ کے لئے تم سے محبت کروں گا اور اللہ ہی کیلئے عداوت کروں گا (یعنی تم اللہ کے احکام سے دشمنی کرو گے تو میں تمہارا دشمن ہوں)

## « مملکت عربیہ سعودیہ »

مذکورہ بالا اتفاق کے بعد ملک میں متعدد فتنوں نے سر اٹھایا فتنہ الدویش ، ابن رفاہ اور ادارسہ کے فتنے تیزی سے ابھرے جنہیں اللہ کی مدد سے جلالة الملك عبد العزيز آل سعود نے بہت جلد فرد کر دیا اہل حجاز نے یہ رائے دی کہ یہ فتنے فوری طور پر ختم نہیں ہونگے بلکہ یہ اس طرح ختم ہو سکتے ہیں کہ حجاز و نجد کی مملکتوں کو بالکل ایک کر دیا جائے اور مملکت عربیہ سعودیہ دونوں ملکوں پر مشتمل ہو کیونکہ ملک کو بیرونی تسلط سے آزاد کرانے میں اور ملکی زوال و مصائب کا خاتمہ

جلالۃ الملک کے تدبیر و بے حد مساعی کا نتیجہ ہے لوگوں نے جب پیہم درخواستیں دیں تو جلالۃ الملک نے انکی خواہش پر یہ منظور کر لیا کہ مملکت حجاز اور مملکت نجد کے بجائے ان دونوں مملکتوں کو مملکت عربیہ سعودیہ کا نام دیا جائے اس بنا پر ایک سرکاری اعلان عام ۱۶۲۷ء ۱۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۵۱ ہجری مطابق ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۲ ع میں شائع ہوا جس میں صراحت فرمائی کہ مذکورہ بالا الگ الگ نجد و حجاز کی مملکتوں کے بجائے جمعرات ۲۱ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۵۱ ہجری سے دونوں مملکتیں ایک ہی مملکت موسومہ مملکت عربیہ سعودیہ کہی جائیگی۔

عبدالعزیز آل سعود کے عہد زرین میں بلاد عربیہ نے عمرانی علی و اقتصادی امور میں نمایاں ترقی حاصل کر لی ہے ترقی کی تیز رفتار کا وہی لوگ صحیح اندازہ کر سکتے ہیں جنہوں نے سعودی حکومت سے پہلے کے حالات دیکھے اور سنے ہیں اب ہم تفصیل سے بیان کریں گے کہ سعودی عہد میں کیا ترقیاں ہوئیں۔

« سعودی حکومت کی اسلامی خدمات »

عنان حکومت ہاتھ میں آتے ہی جلالۃ الملک نے علوم

دین کی اشاعت اور عقیدہ سلف کی اشاعت شروع کی۔

دیہاتی عوام کی اصلاح و تنظیم اور انکی تعلیم کو اہمیت دیتے ہوئے تبلیغ کرنے والوں کی ایک جماعت دیہاتی آبادیوں میں بھیجی تاکہ عقائد اخلاق و اعمال میں خالص اسلامی رنگ چھا جائے اور دیہاتی عوام قرآن و سنت کو صحیح طور پر سمجھ کر پڑھ سکیں آج دیہاتی طلبہ کا تعلیمی تناسب ۶۲ تک پہنچ چکا ہے اور آپ دیکھیں گے کہ وہی بدو جو پہلے فضول و اہیات اشعار اور بکواس کرتے پھرتے تھے اب اپنے مصروفیات اور سفر میں قرآن شریف اور صحیح حدیثوں کو پڑھتے اور یاد کرتے نظر آئیں گے۔

ظاہر ہے کہ اس اصلاحی اقدام سے انکی سیرت و کردار اور انکی ذہنیت کس درجہ ترقی کر رہی ہے۔

اس کے علاوہ جلالتہ الملکت نے ہزاروں مذہبی کتابیں حکومت کی خرچ پر شائع کروائیں اور رعایا میں مفت تقسیم کروائیں۔

اسی طرح قوانین جاریہ کو شریعت کے مطابق جاری فرمایا چنانچہ قاتل کا قتل اور چور کا ہاتھ کاٹنا اور دوسری بدکاریوں کے

شرعی حدود قائم کرنے سے مملکت سعودیہ کے تمام شہروں میں لوگوں کے مال انکی جانیں اور آبروئیں امن و آسائش کی دولت سے شاد کام ہوئیں اور صرف یہی نہیں کہ بڑے شہروں تک یہ اصلاحات محدود ہوں بلکہ تمام دیہات اور اضلاع میں بھی یہی عمل جاری فرمایا اسکا فائدہ یہ ہوا کہ حاجیوں کے قافلے بغیر خوف و دہشت کے آتے جاتے ہیں۔

غور سے دیکھا جائے تو یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ وہ عظیم الشان کارنامے اور امن و سلامتی و خوش حالی کی اپنی وضع میں پرانی اور موجودہ اندھی تہذیب کیلئے نئی و نرالی نعمتیں ہیں کہ آج بیسویں صدی کے بڑے متمدن ممالک نے انکا خواب بھی نہیں دیکھا۔

### « امور مواصلات پر جلالة الملك کی توجہ »

جلالة الملك کی حکومت نے موٹروں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے شہروں اور ملکوں کے درمیان مواصلات کی سہولت پیدا کرنے میں خاص توجہ سے کام لیا صحرا عرب کی جلادینے والی گرمی میں اونٹنوں پر سفر کرنے والے لوگوں کی شکایات تقریباً دور ہو گئی ہیں۔

اس سلسلے میں خبر رسانی کا انتظام اچھے پیمانے پر شروع ہوا ہے جس سے ریاض و حجاز کے درمیان خبریں پہنچنے میں آسانی ہوگی اور فضائی لاسلکی کا جال بچھایا جا رہا ہے جو مملکت سعودیہ کو اسکی ہمسایہ و دوست عرب مملکتوں سے قریب کر دے گا۔

حجاز کا وہ باشندہ جو اس کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا کہ حاجیوں کو طواف کرائے انکی خدمت بجا لانے اور خیرات کرنے والے مسلمانوں سے امداد طلب کرے اب وطن کا وہی سپوت رفتہ رفتہ ترقی کر رہا ہے مختلف صنعتوں اور فنون سے واقف ہو رہا ہے اور جدید ایجادات سے کام لے رہا ہے۔ پہلے وہ صرف یہی کر سکتا تھا کہ صحراء حجاز میں اونٹ ہانکنا پھر اب وہ اپنے ہوائی جہاز پر تمام دنیا کا سفر کرتا ہے۔

## اپنی رعایا پر جلالة الملك کی خاص شفقت

رعایا کے بیکار افراد کی پریشانیوں کا موزوں حل تلاش کرتے ہوئے جلالة الملك نے ان کمپنیوں سے مناسب شرائط پر معاملہ کرنے کی منظوری دیدی جو تیل اور سونا نکالنے اور منافع پھیلانے کا کام کریں اس معاملے میں اس بات پر خاص زور دیا

کہ ہزاروں عرب ے روزگاروں اور طلبہ کیلئے عمل روزگار اور تجربے کا راستہ کھل جائے آج تیل کی کمپنی میں ۲۰ ہزار سے زیادہ عرب مزدور کام کر رہے ہیں اس کمپنی کے تحت کئی چھوٹی چھوٹی کمپنیاں قائم ہو گئی ہیں جو ایک دوسری کی معاون ہیر جن میں پانچ ہزار مقامی مزدور کام پر لگ گئے ہیں۔

تیل کی پیداوار کا اوسط ایک ملین ٹن ماہانہ ہے۔ سونا نکالنے والی کمپنی میں بھی ہزاروں مقامی دیہاتی عرب مزدور کام کر رہے ہیں سونے کی سالانہ پیداوار ۹۰ ہزار اوقیہ ہے اور چاندی کی پیداوار بھی اسی مقدار پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کا خزانہ اطہر اللہ مال سے بھرپور اور رعایا کا معیار زندگی ترقی پر ہے آج عرب باشندے اپنی محنت کی کمائی سے وہ لذت پارہے ہیں جس سے پہلے محروم تھے۔

## جدہ میں آب رسانی

رفاہ عامہ کے امور سے جلالتہ الملک عبدالعزیز آل سعود کو خاص دلچسپی ہے اسکا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ ریگستانی شہروں کیلئے پانی پہنچانے میں انکی خدمات تاریخ میں نورانی حروف سے باقی رہینگے۔

جلالۃ الملک نے اپنی جیب خاص کے خرچ پر وادی فاطمہ سے بلوں کے ذریعے پانی کھینچنے اور جدہ میں پہنچانے کا انتظام فرمایا اور ایک بہت بڑا پانی کا خزانہ جسمیں ایک ملین گیان پانی جمع ہوتا ہے ۔

اس طرح جدہ کے باشندے اور ہزاروں لا کھوں حاجی جو پہلے بارش اور سمندر کے پانی کے لئے ترستے تھے اب ٹھنڈے میٹھے پانی سے سیراب ہوتے ہیں یہ پانی اتنا بہا اور اتنا زیادہ ہو گیا کہ درختوں کی سیرابی اور ترقی کے کام آیا اور جدہ کی سڑکوں پر بہہ نکلا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا خاص احسان اور اس کی مدد تھی جس سے جلالۃ الملک نے اپنی نیت کی پاکیزگی کیوجہ سے ایسے کاموں کے اہل قرار پائے یہ ترقیاں اور برکتیں حکومت سابقہ کے خیال میں بھی نہ گدري ہونگی ۔

اسی کے ساتھ ساتھ نہر زیدہ میں خاص اصلاحات کی گئیں اور نہر حنین کا پانی اس میں پہنچایا گیا ۔

جلالۃ الملک نے دیہاتی اور قبائلی آبادی کو شہری آسائش پہنچائیں

قبائل کی دیہاتی آبادی کا ہمیشہ یہ دستور رہا کہ وہ لوگ



اپنے بال بچوں اور مویشیوں کو لیکر صحرا عرب میں ادھر سے ادھر سرگرداں رہتے تھے۔

جلالہ الملک نے غیر آباد مقامات کی علاقہ بندی کا حکم دیا اور ہر علاقہ جس میں پانی کے کنویں پائے گئے وہاں مکانات تعمیر کرائے پھر عام اتلان کیا کہ ان مقامات کو جو آباد کریں گے انہیں زراعت کے لئے زمین پودے اور بیج مفت تقسیم کئے جائیں گے اس طرح دوسو گاؤں آباد ہوئے۔ جس جگہ دو ہزار افراد بس گئے اسے چھوٹا شہر اور جہاں ۳۰ ہزار تک آبادی پہنچ گئی اسے بڑا شہر شمار کیا گیا اس طرح بیکار زمینیں کام میں آئیں اور ہزاروں خانہ بدوش خستہ حال آباد ہو گئے آج سے پندرہ سال پہلے یہ تعمیری کام انجام پا چکا ہے۔

## مقدس مقامات پر توجہ خاص

بہت سی مسجدیں جو گزرنے کے قریب تھیں انہیں جلالہ الملک نے بڑے اہتمام سے درست کروایا بعض جگہ جہاں ضرورت تھی موذن کا انتظام کیا حوضیں اور پانی کے خزانے تعمیر کروائے اور پانی کی مفت تقسیم کا انتظام کیا

منی میں جمرہ اولیٰ کے پاس جو سیل ہے وہ خاص طور پر قابل ذکر ہے جس میں بجلی سے چلنے والی مشین کے ذریعے حجاج وغیرہ کو آسانی سے پانی میسر ہوتا ہے جلالۃ الملک نے خانہ کعبہ کے دروازے کو خالص چاندی سے بنانے اور اس پر سونے کے حروف سے قرآن کریم کی آیات لکھنے کا حکم دیا گزشتہ سال یہ کام مکمل ہو چکا ہے ۔

## دفاع کے امور پر جلالۃ الملک کی توجہ

حالات کا صحیح اندازہ لگانے ہوئے جلالۃ الملک نے دفاعی امور پر غیر معمولی توجہ مبذول فرمائی ، اپنے بیٹے شہزادہ منصور کو وزیر جنگ مقرر کیا ، فوجی تنظیم و ٹریننگ اور وسائل دفاع کی فراہمی و دیگر متعلقات پر انہیں مامور فرمایا شہزادہ منصور نے نہایت تیزی سے فوجی مدارس قائم کئے اور امریکہ و برطانیہ سے جنگی امور کے ماہرین کو بلوایا اور اپنی افواج کو جدید اسلحہ کے استعمال میں ماہر کر دیا چنانچہ فلسطین کے میدان میں سعودی فوج نے اپنے فن میں مہارت دکھائی اور داد شجاعت لی متمدن ممالک نے سعودی افواج کی ہمت جرأت ثابت قدمی اور جوش جہاد کی تعریف کی وزیر دفاع نے

سعودی فوج کا ایک دستہ ٹریننگ کے لئے حربی کالج (ساندھرسٹ) میں بھیجا اور ایسے ہی فوجی طلبہ کی ایک تعداد امریکہ روانہ کی تاکہ طیارہ رانی اور فضائی راستوں و موسموں کی تعلیم و ٹریننگ حاصل کریں۔

## تعلیمی امور میں جلالۃ الملک کی مساعی جمیلہ

تعلیمی امور کے متعلق مختصراً اتنا ہی 'کہدینا کافی' ہے کہ صرف انہیں کی انتہک کاوشوں سے عرب میں عام جہالت دور ہو رہی ہے اور سعودی عرب میں علمی سہولتیں عام اور جہالت کی تاریکیاں چھٹتی جا رہی ہیں۔

حجاز میں عثمانی حکومت کے دور میں شہروں کے شہر مدارس سے محروم تھے اور ابتدائی مدارس بھی کیاب تھے اب اس مختصر مدت میں ۶۵ مدرسے ابتدائی و ثانوی قائم ہو چکے ہیں جن میں دس ہزار طلبہ تعلیم پا رہے ہیں اسکے علاوہ مصر و یورپ کے کالجوں، یونیورسٹیوں میں علوم و فنون کی تحصیل کیا ہے بکثرت طلبہ حکومت کے مصارف پر برابر روانہ کئے جا رہے ہیں اسوقت تک دوسو ستر طلبہ روانہ ہو چکے ہیں اور

مزید اہتمام جاری ہے اگرچہ یہ تعداد کوئی بڑی تعداد نہیں ہے لیکن ملکی نوجوانوں کا علمی معیار اس قلیل مدت میں اچانک اتنا بلند نہیں ہو سکتا جتنی ضرورت پائی جاتی ہے پھر بھی سابقہ حکومت کے مقابلے میں اگر تعلیمی تناسب دیکھا جائے اور عربوں کی تعلیمی ترغیب کا اندازہ لگایا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس تیزی سے تعلیمی ارتقا تاریخ کارنامہ ہے۔ اسی سال حجاز میں دو کالج قائم ہوئے ہیں ایک شریعت میں اعلیٰ ڈگری کیلئے دوسرا عربی زبان میں اعلیٰ اسناد کیلئے امید ہے کہ یہ دونوں کالج بہت جلد سعودی یونیورسٹی بن جائیں گے کیونکہ وزیر تعلیمات حضرت الشیخ محمد بن مانع شب و روز اسی مقصد میں منہمک ہیں۔

## مملکت سعودی میں زراعتی ترقی

جلالة الملك نے ملک کی زرعی حالت کو سدھارنے اور لوگوں کو اس طرف مختلف طریقوں سے ترغیب دینے میں نمایاں اور حیرت انگیز سعی انجام دی ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال صحیح تھا یا غلط بہرحال لوگوں نے ملک کی زرعی ترقی سے قطعاً مایوس ہو کر غیر ملکوں سے آنے والے اناج کی دائمی محتاجی قبول کر لی تھی۔

جلالۃ الملک نے صرف یہی نہیں کیا کہ اس افسوسناک حالت پر رنجیدہ ہو کر بیٹھ رہیں بلکہ لوگوں کو شوق دلایا کہ وہ حکومت کے خزانے سے بیج اور مویشی کے لئے قرض روپیہ حاصل کریں نیز بڑی بڑی زمینیں ظہران اور احسا میں مفت دیدیں کہ جو لوگ زراعت کرنا چاہیں انہیں حکومت کی طرف سے ہر طرح آسانی میسر ہو اس مقصد کیلئے اپنے وزیر مالیات شیخ عبداللہ سلیمان کو خاص ہدایات دیں کہ وہ اس شعبے کا خاص طور پر خیال رکھیں اور رعایا کو ہر ممکن سہولت پہنچائیں۔

منطقہ خرج یہ وہ مقام ہے جو صدیوں پہلے حجاز کی معاشی آرزوؤں کا مرکز تھا اسکو دوبارہ زندہ کرنا ایک ضروری امر تھا چنانچہ وزیر مالیات شیخ عبداللہ سلیمان نے امریکہ سے ماہرین زراعت بلوائے اور زمین کھودنے، پودے لگانے، پھل توڑنے اور اسے اچانک حوادث سے محفوظ رکھنے کیلئے ماہرین کی ضرورت و خواہش کے مطابق جدید آلات منگوائے اب انواع و اقسام کی کھجوروں کے ہزار ہا پودے لگ چکے ہیں۔

جلالۃ الملک نے زرعی اہمیت کے پیش نظر زراعت کا خاص محکمہ مقرر کیا ہے اور حجازی ماہر زراعت شیخ محمد صالح قزاز اور دوسرے ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کیں اس محکمے

نے وزیر مالیات شیخ عبداللہ سلیمان کی نگرانی میں لائق تحسین کام انجام دئے ہیں۔ چنانچہ یورپ و امریکہ سے پانی اٹھانے کے سیکڑوں آلات منگوائے جنہیں مزارعین میں چھوٹی چھوٹی قسطوں پر فروخت کیا گیا یہ قسطنطین برسوں میں ادا ہوتی تھیں اسی طرح زراعت سے دلچسپی رکھنے والوں کو رقمیں قرض دی گئیں تاکہ وہ بیج وغیرہ مہیا کریں اور نفع حاصل ہونے کے بعد ایک خاص رقم قسط کے طور پر ادا کر دیا کریں۔ اس طرح ملک کی زرعی حالت تیزی سے سنبھلنے لگی اور بکثرت دیہات اپنی ملکی پیداوار سے خوش حال رہنے لگے اور باہر سے کھجوروں کی اقسام طلب کرنے کے بجائے اب وہ خود بے نیاز ہو گئے۔

زرعی ترقی میں بارش کا پانی نہایت اہمیت رکھتا ہے ایسے حکومت نے کھیتی سیراب کرنے کے لئے بارش کا پانی وادیوں میں محفوظ کرے کا خاص انتظام کیا خستہ و برباد شدہ نہروں اور چشمیوں کو درست کروایا اور کسانوں کو خاص ہدایات و تربیت ہم پہنچائی تاکہ وہ نئی ایجادات کے ذریعے فن زراعت سیکھیں اور اس مقصد میں مہاجرین عرب فلسطین کی فنی مہارت سے استفادہ کیا اور مصر کے زرعی کالج سے ڈگری یافتہ بعض سعودی طلبہ نے ملکی زرعی پیداوار میں سے پھلوں اور ترکاریوں کی کاشت میں

مفید تجربوں سے کام لیا۔ چنانچہ پہلے کے بنسبت ان طلبہ کی کاوش سے قابل تعریف نتائج برآمد ہوئے سعودی طلبہ نے ملک کے مختلف منطقوں میں آزمائش کے طور پر نمونے کے کھیت تیار کئے گویا یہ پریکٹکل (عملی) مدرسے ہیں جن میں کاشتکار زراعت کے جدید طریقوں کے نتائج مشاہدہ کر رہے ہیں اور یہ دیکھ رہے ہیں کہ پیداوار کس طرح بہتر سے بہتر بنائی جاسکتی ہے نیز کھاد کے استعمال کیلئے کیا مناسب طریقے ہیں اور زراعت کو نقصان پہنچانے والے حوادث کا کیونکر مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

## جدید اصلاحات

بکثرت عمرانی طے شدہ اسکیمیں اور اصلاحات سعودی حکومت کے پیش نظر ہیں اور شروع ہو چکی ہیں ہم اس مختصر رسالے میں ان کی تفصیلات بیان کرنے سے قاصر ہیں لیکن مختصر و سرسری طور پر ان کا تذکرہ ضروری ہے مثلاً

(۱) مملکت عربیہ کے صحرائی علاقوں میں راستوں کی درستی تاکہ موثرین چل سکیں جدہ و مکہ اور مکہ و عرفات و منی میں کول تار کی پختہ سڑکوں کی تعمیر

(۲) منی میں موٹروں کیلئے ملکہ عبدالعزیز روڈ کا افتتاح

(۳) عرفات میں بڑے راستوں کی تشکیل

(۴) حرم شریف پر سایہ بنانا

(۵) صفا و مروہ کی سعی میں حاجیوں کو سخت دھوپ سے

بچانے کیلئے جدید وضع پر سایہ بنانا

(۶) شہر کے امور مواصلات سے جو لوگ واقف ہیں وہ

سمجھ سکتے ہیں کہ حجاج اور مقامی باشندوں کی آسانی

کے لئے راستوں کو وسیع کرنا بھی نہایت ضروری ہے

(۷) مکہ معظمہ کے بڑے راستوں کی درستی اور ان پر کول تار

لگانا گذشتہ سال یہ کام شروع ہو چکا ہے لیکن حجاج

کے اژدھام کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا اس سال انشاء اللہ

مکمل ہو جائے گا

(۸) جدہ اور مدینہ میں ایروڈرم کی تعمیر تاکہ ہوائی جہاز

سے بکثرت آنے والے حاجیوں کا استقبال ہو سکے

(۹) عرفات میں نلوں کے ذریعہ پانی سپلائی کرنے کا انتظام

اس طرح پانی کی سابقہ مشکلات دور ہو جائیں گی

(۱۰) مدینہ منورہ تک راستے کی اصلاح و تعمیر اور کول تار سے



اس کو پختہ کرنا

(۱۱) عرفات میں حاجیوں کی سہولت کے لئے بڑے بڑے راستوں کا افتتاح

(۱۲) شہر جدہ کی تنظیم سڑکوں کی توسیع اور سڑکوں پر کولتار لگانا اصلاحی پروگرام مکمل ہونے تک برابر کوشش جاری رہے گی

(۱۳) ابتداء سے یہی دستور عام ہے کہ ہاتھوں سے پانی پہنک کر آگ بجھائی جاتی ہے اب حکومت نے امریکہ کے جدید زین کارخانوں سے بہترین قسم کے آگ بجھانے والے انجن منگوائے ہیں اور فائر بریگیڈ کا پورا عملہ ترتیب دیا ہے

(۱۴) حاجیوں کو جدہ کی بندرگاہ پر کشتیوں وغیرہ کے ذریعے ساحل پر اترنے میں دشواری کا سامنا ہوتا ہے اسلئے حکومت جدید مینا کی تعمیر میں کوشاں ہے

(۱۵) حکومت سعودیہ ایک لاسلکی اسٹیشن کے قیام کی کوشش کر رہی ہے تاکہ قرآن شریف اور اسلامی تعلیمات نیز خبریں نشر ہوسکیں

(۱۶) قربانی کے جانور ذبح ہونے کیلئے اور شہری روزمرہ ضرورت کیلئے ایک علیحدہ و مخصوص عمارت کی تعمیر تاکہ غلاظت نہ پھیلے۔ پائے اس سے پہلے ہر راستے میں جانور ذبح ہوتے تھے اور غلاظت کیوجہ سے بیماریاں پھیلتی تھیں۔

اب ان اسکیموں کا ذکر کیا جاتا ہے جبکہ بارے میں جلالتہ الملک نے وزیر مالیات کو حکم دیا ہے کہ فوراً ان کا نفاذ عمل میں آئے۔

(۱) حاجیوں کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچانے کے لئے جدہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بجلی کی روشنی کا عام انتظام اسکا خصوصی فائدہ حاجیوں کو پہنچے گا تو دیار حرم کے باشندے بھی عام طور پر مستفید ہونگے

(۲) ایک اعلیٰ نظام کے ماتحت حاجیوں کے قیام و رہائش کا ایسا انتظام کہ جس میں ہوا پانی روشنی اور صحت و صفائی کی تمام سہولتیں انہیں میسر ہوں

(۳) مکہ، مدینہ، جدہ، طائف، اور ریاض میں پانچ ہاسپٹل کا قیام

(۴) مکہ ، مدینہ منی اور ریاض میں حاجیوں کے قیام کیلئے جدید وضع کے آرام دہ ہوٹل کھولنا اس کام کے لئے ایک کمپنی قائم ہو چکی ہے

(۵) مکہ معظمہ کی عام گزرگاہوں کی درستی توسیع ، تعمیر اور کول تار لگا کر پختہ کرنا تا کہ حج کے موسم میں موجودہ مشکلات باقی نہ رہیں

(۶) صفا و مروہ میں سعی کرتے ہوئے حاجیوں کو تکلیف دہی ہے بازاروں اور راہگیروں کی وجہ سے حاجیوں کو اپنے فرائض ادا کرنے میں کشمکش کا سامنا ہوتا ہے اس لئے صفا و مروہ پر ایک پل تعمیر کیا جا رہا ہے

(۷) مکہ و عرفات کے درمیان کول تار کی سڑک کی تشکیل و تعمیر تا کہ حاجیوں کو زیادہ آسانی میسر ہو

(۸) مکہ اور عرفات کے درمیان کدی اور خریق العشر کے دور راستے بنانا۔

(۹) مکہ اور طائف کے درمیان راستہ صاف کرنا اور کول تار

سے اسکو پختہ کرنا اس سے ان حاجیوں کو بڑی سہولت ہو جائیگی جو طائف کی خوشگوار فضا اور سبزہ زار سے لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں کیونکہ موجودہ سال اور آئندہ حج کے موسموں میں گرمی ہوگی۔

(۱۰) مدینہ منورہ میں نلوں کے ذریعے پانی کی عام گھروں میں سپلائی کا انتظام کرنا اور اس کے لئے مدینہ میں ایک بہت بڑا پانی کا خزانہ تیار کرنا۔

(۱۱) منی اور اس کے اطراف میں نلوں کے ذریعے پانی کی سپلائی کا کام مکمل کرنا۔

(۱۲) عرفات میں نلوں کے ذریعے پانی کی عام سپلائی مکمل کرنا۔

(۱۳) گذشتہ سال دیکھا گیا ہے کہ یکدھرت حاجی ہوائی جہاز سے مدینہ منورہ آتے ہیں۔ لہذا آئندہ سال ایروڈرم کی صفائی و تعمیر اور کولنار سے اسکی پختگی کا کام مکمل ہو جائے گا۔

حکومت سعودیہ اس لائحہ عمل کو مکمل کرنے کے لئے تیزی سے انتظام کر رہی ہے اس کے علاوہ ملکی باشندوں اور

حاجیوں کو ہر طرح آرام پہنچانے کے تمام وسائل مہیا کر رہی ہے گذشتہ صفحات میں جن اعداد کے تحت تمام اصلاحی پروگرام تحریر کیا گیا ہے ان کے لئے محکمے قائم ہو رہے ہیں جن میں زیادہ تر صرف حج اور حاجیوں کے لئے مخصوص ہیں حکومت حجاج بیت اللہ الحرام کے لئے اپنی خدمات وقف کر چکی ہے۔

## جلالة الملك کے ولی عہد

امیر سعود ولی عہد مملکت سعودی ۳ شوال سنہ ۱۳۱۹ ہجری میں پیدا ہوئے اسی دن آپ کے والد جلالة الملك نے ریاض فتح کیا تھا یہ دن فتح و سعادت کیلئے ایک مبارک دن تھا امیر سعود نے اپنے والد کے ساتھ جنگ و فتح کے سلسلے میں اپنی کامیاب سعی و عمل سے حصہ لیا اور ہمیشہ فائز المرام ہوئے امیر سعود اپنے اخلاق عادات تقویٰ عبادت میں اپنے والد کا نمونہ ہیں۔

## جلالة الملك کے بھائی

جلالة الملك کے ۸ بھائی ہیں جو حد درجہ خوش اخلاق نیک کردار منکسر مزاج ہیں یہ سب اپنے بھائی جلالة الملك سے بیحد محبت کرتے ہیں اور ہر موقع پر انکی موافقت

کرتے ہیں جلالة الملك اپنے بھائیوں سے خوش اور ان پر  
مہربان ہیں۔ انکے نام یہ ہیں۔

امیر محمد۔ امیر سعود۔ امیر عبد اللہ۔ امیر احمد۔ امیر مسعود  
امیر سعود۔ امیر عبد المحسن۔ امیر سعید۔ انہیں امیر عبد اللہ بن  
عبد الرحمن سب سے زیادہ ملکی معاملات میں جلالة الملك کے رفیق  
کار اور انکے خاص مشیر ہیں۔ امیر عبد اللہ ایمان و تقویٰ اور  
علوم اسلامیہ میں خاص درجہ رکھتے ہیں۔ انہیں مختلف علوم  
و فنون سے بھی واقفیت ہے اور انکی رائے نہایت درست اور  
برمحل ہوتی ہے۔

## جلالة الملك کے صاحبزادے

اللہ تعالیٰ نے جلالة الملك کو دولت اور اولاد کی  
نعمتوں سے نوازا ہے انکی اولاد لیاقت میں ان اولادوں  
میں سے ہے جنہیں زینت الحیاة الدنیا کہا جا سکتا ہے  
جلالة الملك نے اپنا مال اللہ کی رضا پر خرچ کیا تو اللہ نے  
اسمیں برکت دی انہوں نے اپنی اولاد کو اسلامی ترتیب دی  
اور انہیں ایمانی اخلاق و کردار کا نمونہ بنایا تو اللہ نے انکی  
اولاد کو پاکباز اور صالح بنایا جلالة الملك کے صاحبزادے

نہایت با ادب مہذب اور منکسر مزاج ملنسار اور خوش مزاج  
 ہیں۔ انہیں سے جو بڑے ہیں وہ اپنے چھوٹوں پر شفقت  
 کرتے ہیں۔ اور چھوٹے اپنے بڑوں کا نہایت ادب و احترام  
 کرتے ہیں یہ وہ عادتیں اور طریقے ہیں جن سے شیطان بگاڑ  
 ڈالنے کی راہ نہیں پاسکتا یہ جب ایک مجلس میں جمع ہوتے  
 ہیں تو سب سے بڑے کو صدر مقام حاصل ہوتا ہے غرض  
 ہر ایک اپنی عمر کے لحاظ سے آداب و تہذیب کا سختی سے  
 خیال رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ آپس میں ایک  
 دوسرے کے ہمدرد ایک دوسرے پر مہربان و گرویدہ نظر آتے ہیں  
 نہ حسد ہے نہ مخالفت نہ بے مروتی۔

Ref. Library

انہیں سب سے بڑے امیر سعود ولی عہد ہیں ان کے بعد علی  
 الترتیب سب کے نام یہ ہیں امیر فیصل نائب خلاۃ الملک وزیر خارجہ  
 و صدر مجلس و کلاہ و مجلس شوری امیر محمد۔ امیر خالد۔ امیر ناصر۔  
 امیر سعد۔ امیر فہد۔ امیر منصور۔ امیر عبد اللہ۔ امیر بندر۔ امیر  
 سلطان۔ امیر مشعل۔ امیر منشاء۔ امیر عبد المحسن۔ امیر مشاوی۔  
 امیر متعب۔ امیر طلال۔ امیر عبد الرحمن۔ امیر ترکی۔ امیر بدر۔ امیر  
 فواز۔ امیر نواف۔ امیر ماجد۔ امیر سلمان۔ امیر عبد الالہ۔ امیر احمد  
 امیر بسطام۔ امیر ثامر۔ امیر محدوح۔ امیر مہرور۔ امیر ہذلول۔

امیر عبد المجید - امیر مقرر ۔

امیر فیصل عرب میں ہر دل عزیز اور محبوب فرد ہیں اپنی خویوں میں اپنے زمانے کا یکتا شخص اور نہایت کشادہ ظرف بلند حوصلہ اور عدل و انصاف کی باریکیوں تک پہنچ جانے والے ہیں آپ بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں انجمن اقوام متحدہ اور عالمی مجالس جو مسلمانوں اور عربوں کے دفاع کیلئے وجود میں آئیں ان انجمنوں اور مجالس میں انکے جرأت انگیز کارنامے اور یادگار فیصلے تاریخ کو ہمیشہ یاد رہینگے۔

## توحید کی دعوت عام کرنے کیلئے

### جلالة الملك کا بے پناہ جذبہ

کلمہ توحید کی عظمت و محبت جلالة الملك کے دل کی گہرائیوں میں اتر چکی ہے تبلیغ اسلام کا جوش ان کی رگوں خون کی طرح جاری ہے وہ ہر وقت نشہ توحید میں مرگم نظر آتے ہیں

کوئی محفل ہو کیسا ہی مجمع ہو گفتگو کا جو موضوع چھڑ جانے ناممکن ہے کہ ارادی اور غیر ارادی طور پر انکی



زبان پر حمد و ثنا درود صلوٰۃ نہ آئے تم دیکھو گے کہ وہ ہر موقع و محل پر دعوت الی اللہ اور طاعت خدا و رسول کی ہر ایک کو تاکید کرتے ہیں حرام چیزوں سے پرہیز اور عبادت میں اخلاص یہ الفاظ انکی تقریر اور عام گفتگو میں تکیہ کلام کی طرح رواں رہتے ہیں انکی اس قلبی و ذہنی کیفیت سے ان کی سیرت و اخلاق اور مخلوق سے معاملات ان کے عقیدے کی کھلی ہوئی تعبیر ہیں ہر شخص تھوڑے سے وقت میں بھی ان کے نمایاں اسلامی اخلاق کا مطالعہ کر سکتا ہے انہیں دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

ایمان باللہ اور تصدیق رسالت اور تقویٰ کی تاثیر ان کے دل میں بیٹھ گئی ہے وہ ہمیشہ اپنے سے زیادہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں انہیں پورا یقین ہے کہ اگر وہ اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہونگے اور اسکی رضا کے تابع رہینگے تو ضرور بالضرور اللہ کی مدد ان کے ساتھ رہیگی یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیشہ ہر حال میں لوگوں کو اللہ کی طرف کھینچنے کی فکر میں رہتے ہیں لوگوں کو اللہ سے تعلق مضبوط کرنے اور عمل صالح کے ذریعے اللہ سے تقرب حاصل کرنے کی تاکید کرنا اور انہیں گھیر گھیر کر اسطرف لانا ان

کا ایک محبوب مشغلہ ہے انہیں کامل یقین ہے کہ اگر تمام مسلمان اپنے اپنے مقام مرتبے میں اور اپنے اعمال و معاملات میں اللہ کے فیصلوں پر ٹھیک ٹھیک عمل کریں گے اور اپنی زر و مال کی طاقتیں اگر اللہ کے قوانین کی حمایت میں صرف کریں گے تو ضرور ضرور ایسا ہوگا کہ انکی ہر مصیبت میں اللہ نجات دے گا اور ہر تنگی سے کشادگی اور ہر وقت رحمت کا فتح باب ہوگا اسی صورت میں انہیں خوف کے بعد امان اور بیکسی میں اللہ کی غیبی مدد مل جائیگی ایسی مدد کہ انسان کے خواب و خیال میں نہ ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

جلالة الملك کی عادت میں یہ بات داخل ہوگئی ہے کہ وہ اکثر اوقات ایسی ہی حق و معرفت کی باتیں کرتے ہیں اور دلیل و مثال دیتے ہوئے اپنی مشکلات و بیکسی میں اللہ کی خاص مدد کے قصہ بیان فرماتے رہتے ہیں اسی لئے وہ اپنی حکومت کو محض اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہیں اور اپنا فرض سمجھتے کہ اس کے دے و دے و مال کو اس کے ہی اطاعت اور اس کی مخلوق کی خدمت میں خرچ کریں۔

## جلالۃ الملک کا اللہ سے خوف

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خوف خدا صرف انہیں فقراء کے حصے میں آیا ہے جو دنیا سے اور دنیا کے کاروبار سے تقریباً بے تعلق ہو کر شب و روز مسجد میں حمد و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم کے دلائل کی روشنی میں یہ بات صحیح نہیں شہرتی اللہ تعالیٰ نے متقی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے متقین کی فہرست میں جیسے لوگوں کو شامل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مرتبے ہر عہدے اور طبقے کے آدمی اس فہرست میں داخل ہیں غصے کا ضبط مال کو خرچ کرنا خطاوار کو معاف کر دینا لوگوں سے احسان کرنا، گناہ سرزد ہو تو مغفرت کا طالب ہونا، یہ صفات تقویٰ میں داخل ہیں لہذا قابو پا کر معاف کرنا، مال کا کر خرچ کرنا، معاملے والے سے معاملہ کرتے ہوئے اسکی غلطی پر غصے کو ضبط کرنا یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ مسلم سوسائٹی کا ہر فرد ہر کام اور موقع اور ہر حال میں اللہ سے ڈرے اور اسکی مرضی کے تابع رہے تو یہ مقام تقویٰ ہے قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔

وسارعوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموات والارض

أعدت للذين ينفقون في السراء والضراء والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين . الذين إذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يعفر الذنوب إلا الله ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون . أولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم وجنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها ونعم أجر العاملين ،

ہم مبالغہ اور ناجائز طرفداری سے قطعاً کام نہیں لے رہے ہیں بلکہ صاف کہتے ہیں کہ جلالة الملك ابن سعود کی روزمرہ زندگی کا مشاہدہ کرنے والے یہ کہے بغیر نہیں رہ سکیں کہ مذکورہ بالا آیات میں پرہیزگار انسانوں کے جو اوصاف بیان فرمائے گئے ہیں وہ جلالة الملك میں پائے جاتے ہیں۔

وہ چھپ کر علانیہ اہل حاجت و مستحق پر بغیر حساب مال خرچ کرتے ہیں وہ اپنے دشمن کو معاف کر کے اس پر احسان بھی کرتے ہیں انکی زبان پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کلمہ و استغفار جاری رہتا ہے ۔

اسی کے ساتھ ساتھ جلالة الملك اپنے صاحبزادوں کی اسلامی تربیت کا سختی سے خیال رکھتے ہیں اپنے خاندان و افراد حکومت، کے صلاح و تقویٰ پر خاص نگرانی رکھتے ہیں

اور ہر وقت ایسے کاموں سے منع فرماتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

جلالۃ الملک ہمیشہ فجر کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے بیدار ہوتے ہیں۔ تلاوت کلام اللہ میں مصروف رہتے ہیں فجر کی نماز اول وقت ادا کرتے ہیں۔ ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں اور صبح کو سختی سے اسکی تاکید فرماتے ہیں علماء کا بڑا احترام کرتے ہیں صبح سب سے پہلے علماء سے ملاقات کرتے ہیں ان سے نصیحت قبول کرنے اور بعض اسلامی مسائل دریافت فرماتے ہیں پھر مجلس عام میں آنے والے تمام لوگوں سے ملاقات کرتے انکی شکایتیں سنتے ہیں اور انکے بارے میں فیصلہ دیتے ہیں۔

عصر اور عشا کی نماز کے بعد انکی دو عام مجلسیں منعقد ہوتی ہیں جن میں بڑے غور سے تفسیر قرآن اور حدیث سنتے ہیں۔

علماء میں سے کوئی ایک پڑھتا رہتا ہے آپ سنتے رہتے ہیں جہاں کہیں عبرت اور نصیحت کا موقع آتا ہے تو اپنے تمام اولاد اور اہل دربار اور ملاقات کرنے والوں کو اچھی طرح مطالب سمجھاتے ہیں۔

## جلالة الملك کا عدل

جلالة الملك کے اخلاق میں جو وصف سب سے زیادہ نمایاں ہے وہ انکا بے لاگ عدل ہے عدل کے وقت وہ اپنے نفس کے تابع فرماں ہرگز نہیں دیتے بلکہ اس وقت قسطاس المستقیم یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کے مطابق عدل قائم کرتے ہیں ایسا کہی نہیں ہوا کہ کسی فرد یا جماعت کی موافقت یا مخالفت عدل کی راہ میں حائل ہو، یا بحیثیت عزیزدار کے رشتہ داروں کا پاس و لحاظ قانون اسلامی کے مطابق فیصلہ کرنے میں خلل انداز ہوا ہو۔

جلالة الملك کی روز مرہ زندگی سے قریبی تعلق رکھنے والے اور ہر وہ شخص جو انکی زندگی کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے وہ انکی اسیرت میں عجائب کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔

ایک زندہ ضمیر ہے جو خوف الہی سے ہر وقت دھڑکتا رہتا ہے کہ بھولے سے بھی لوگوں پر ظلم نہ ہونے پائے، افراد رعایا ہوں یا اپنی اولاد انہیں سے کسی کمزور اور عاجز پر زیادتی نہ ہونے پائے کہ جس سے سینہ گرامی سوز و خلش میں بیچین رہے یہ خیال کہ ناگہاں اگر ایسا ہو جائے، جلالة الملك کو

اس طرح بے قرار رکھتا ہے جیسے انگاروں پر چلنے والا کہ نہ اسے دور کر سکتا ہے نہ اس پر صبر کر سکتا ہے اللہ جلالة الملك کی عمر دراز کرے عدل سے ایک انج بھی ہٹ جانے سے خائف رہتے ہیں یہ زندہ ضمیر اللہ کے اس عاجز بندے کے سینے میں ہے جو اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں ہے یہ عبد العزیز آل سعود ہے۔

کوئی کتنا ہی چاہے کہ اس موضوع پر انکی زندگی کے عادلانہ کارنامے رقم کرے پھر بھی تفصیلات کو احاطے میں لانا دشوار ہوگا انہیں انکی رعایا کے ساتھ خاص مجلسوں میں دیکھو عام حالات دیکھو وہ روزانہ ۲ گھنٹہ صبح کے وقت عام دربار میں بیٹھتے ہیں ہر مظلوم ہر فریادی بلا روک ٹوک وہاں پہنچ سکتا ہے۔

پہلے وہ خود اپنے طور پر بیان وغیرہ سنکر ایک فیصلہ قائم کرتے ہیں پھر حکام متعلقہ سے فیصلہ کرواتے ہیں اس طرح جب قاعدہ و اصول کے مطابق فیصلہ ہو جاتا ہے تو آخری مرتبہ خود مدعی کو حق پرستی کی دعوت دیتے ہوئے سوال کرتے ہیں کہ اب تم خود بھی حق و انصاف کے مطابق فیصلہ کرو اور حق و عدل<sup>۲</sup> پر دل سے راضی ہو جاؤ بتاؤ کیا

جو فیصلہ ہوا ہے وہی حق ہے؟

ایسے حالات اور اوقات میں آپ خود انہیں دیکھیں اور خوب مشاہدہ کریں اور سنیں کہ کس طرح غیبی مدد اور ایمانی بصیرت انہیں سیدھے اور صاف راستے پر قائم کر دیتی۔

(۱) ایک مرتبہ قصر شاہی کے دروازے پر ایک عورت اپنے حق میراث میں ظلم کی فریاد لیکر آئی اسنے کہا میں کوئی ایسا نہیں پاتی جو میرے لئے قانون چارہ جوئی کر سکے اور مجھے میرا حق دلائے جلالۃ الملک ابن سعود نے اسے آواز دی اس سے وہ تمام کاغذات لئے جنہیں وہ ثبوت میں پیش کرنے کیلئے لائی تھی اور فرمایا اگر تمہارا کوئی وکیل نہیں ہے تو میں خود حکومت میں تمہاری وکالت کرونگا اور اسی وقت کاغذات ملاحظہ کئے دلائل و ثبوت کا مطالعہ کیا اور فوراً ہی اس کا معاملہ محکمۂ قضاء شرعیہ میں پہنچادیا پھر روزانہ محکمۂ شرعیہ سے دریافت فرماتے تھے کہ اس عورت کے معاملے میں کیا ہوا۔ معلوم ہوا کہ عورت حق پر تھی اور فیصلہ اسکے حق میں ہوا ہے، جلالۃ الملک نے حکم دیا کہ اب (دیر کئے بغیر) حکم نافذ کر دیا جائے۔



(۲) ایک مرتبہ جلالة الملك جسدہ میں تھے ، کچھ لوگ اپنی شکایات لیکر آئے حکم دیا کہ انہیں حاضر کیا جائے اور خود بھی انکے معاملے میں تحقیق فرمانے لگے رات کا وقت تھا حکم دیا کہ موثرین حاضر کی جائیں اور جب تک ٹھیک ٹھیک ثبوت بہم نہ پہنچے تفتیش جاری رہے اور جو بھی تحقیق میں حصہ لے اس کے دستخط لائے جائیں ( تاکہ اسکی جانچ ہو ) جب پوری طرح تفتیش ہو چکی تب جلالة الملك کو اطمینان ہوا

(۳) حجاز میں جلالة الملك کے نائب امیر فیصل کو خبر ملی کہ طائف کا محکمہ شرعیہ فیصلہ کرنے میں کادلی سے کام لیتا ہے اور مقدمات ویسے ہی پڑے رہتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مازمین فیصلے کا انتظار کرتے ہوئے عرصے تک جیل میں پڑے رہتے ہیں یہ واقعہ آخر رمضان کا ہے

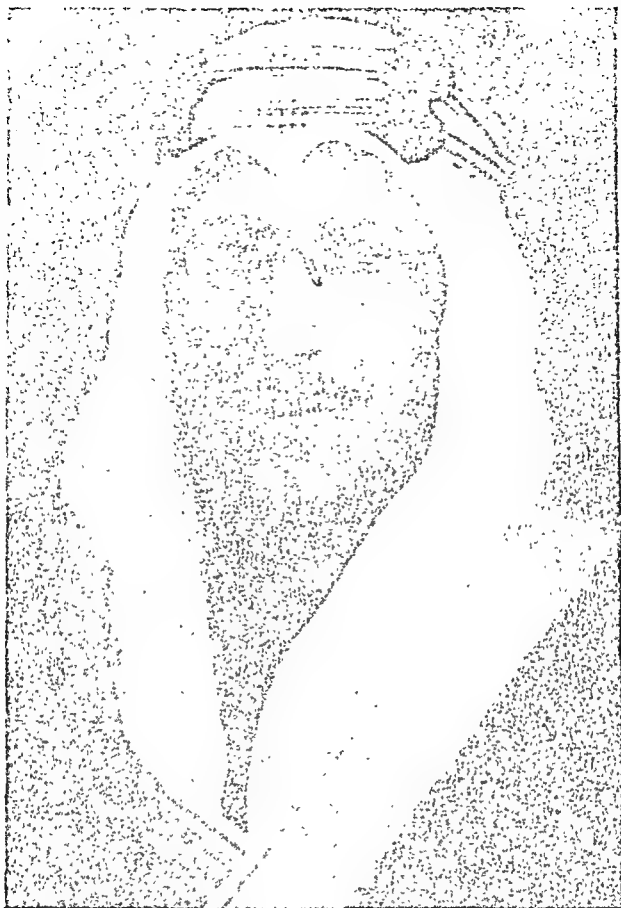
امیر فیصل نے جب دلائل و ثبوت سے یہ معلوم کر لیا کہ واقعی محکمہ شرعیہ بے پرواہ ہے تو قاضی کو جیل بھجوا دیا اور محکمے کے دوسرے افسران کو محکمے میں پابند کر دیا ( تاکہ قاضی کو معلوم ہو جائے کہ فیصلے کے انتظار میں قیدیوں

کا کیا حال ہونا ہے)

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ محکمے کے تمام لوگ آخر رمضان سے ایام عید تک رات دن مقدمات میں مشغول رہے اور فیصلے نافذ کرتے رہے

(۴) مجلس شوری کے پاس چند لوگوں کی طرف سے شکایت آئی کہ قاضی نے بلا تحقیق و ثبوت جیل میں ڈال دیا ہے اور مجلس شوری نے اچھی طرح تحقیق کرنے کے بعد جب یقین کر لیا کہ قاضی نے ایسی بے عنوانی کی تو جتنی مدت تک قاضی نے بغیر تحقیق لوگوں کو جیل میں بند کر رکھا تھا مجلس شوری نے اتنی ہی مدت قاضی کو جیل میں بند کرنے کا فیصلہ دیا نائب جلالة الملك امیر فیصل نے اس فیصلے کو پسند فرمایا اور حکم دیا کہ یہ فیصلہ نافذ کر دیا جائے۔

(۵) ینبع کے مقام میں ایک زبردست آتشزدگی ہوئی ایک آدمی شبہ میں پکڑ کے قید کر دیا گیا شبہ کے اسباب قوی نظر آتے تھے اس نے جلالة الملك سے اپیل کی کہ مجھ پر جو نہمت عائد کی گئی ہے اس کے لئے خاص کمیٹی مقرر کی جائے کہ اچھی طرح غور ہو سکے جلالة الملك



(ولی عہد)

شہزادہ سعود ۳ شوال سنہ ۱۳۱۹ ہجری کو پیدا ہوئے یعنی جسدن آپ کے والد محترم نے ریاض فتح کیا۔ یقیناً یہ جلالة الملك کے لئے اور آپ کی نوزائیدہ سلطنت کے لئے ایک نیک فال تھی۔ شہزادہ و الاتبار نے اپنے والد مکرم کے ساتھ قریباً آپ کی تمام مہمات میں حصہ لیا اور بعض افواج کی شہزادہ موصوف نے بنفس نفیس کمان کی۔ آپ ہمیشہ ناسخ رہے۔ شہزادہ و الاتبار اپنے اخلاق کریمانہ اور و صاف حمیدہ اور عادات طیبہ میں اپنے والد بزرگوار کے آئینہ دار ہیں۔

نے مقامی گورنر کی سرکردگی میں ایک کمیٹی مقرر کرنے کا حکم دیا اس نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ الزام صحیح ہے اس نے پھر جلالة الملك سے فریاد کی کہ مقامی ممبران کمیٹی میں میرے خلاف اتفاق پایا جاتا ہے اس لئے شہر مکہ کے ممبران پر مشتمل غیر جانب دار کمیٹی میرے معاملات پر غور کرے اس نے کہا کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ میں اپنے اوپر سے الزام رفع کروانے میں صحیح راستے سے ہٹا ہوا ہوں تو میں مزید سزا کا مستحق قرار پاؤنگا۔

جلالة الملك نے خود اپنے قابل اعتماد ممبران پر مشتمل کمیٹی کے سپرد اس کا مقدمہ کر دیا جس میں شیخ محمد علی القفیزی بھی تھے اور السید عبد الحمید الخطیب صدر مقرر ہوئے جلالة الملك نے انکو تحقیق و تفتیش کے سلسلے میں ہر طرح کی مالی اور سفر کی آسانیاں بہم پہنچائیں ملازمین بھی انکے ساتھ کر دیئے۔

یہ لوگ مقام حادثہ پر پہنچے اور چھان بین شروع کر دی کال تحقیق و جستجو کے بعد اس بات کا ثبوت بہم پہنچا کہ اپیل کنندہ بے قصور ہے۔

جلالۃ الملک نے دلائل بغور ملاحظہ فرما کر سابقہ کمیٹی کو بخوبی جانچ کئے بغیر کسی کو ملازم قرار دینے کے حرم میں سزا کا مستحق قرار دیا مقامی گورنر بھی اسمیں شامل تھا اب معاملہ امیر فیصل حجاز میں جلالۃ الملک کے نائب کے پاس پہنچا انہوں نے حکم دیا کہ دوسری کمیٹی کی مزید تحقیقات اور فیصلے سے سابق کمیٹی کے صدر مقامی گورنر ( ینبع کا گورنر ) کو مطلع کر کے اسکی رائے طلب کی جائے۔ گورنر کے پاس سے جواب آیا جس میں اس نے اپنی راءت ظاہر کی پھر تمام کارروائی مجلس شوری کے سپرد کی گئی مجلس نے دونوں کمیٹیوں کی کارروائی سامنے رکھی اور فیصلہ دیا کہ ملازم کی راءت ثابت نہیں ہوتی تلاش و تحقیق کے سلسلے میں دونوں کمیٹیوں کے افراد کو مناسب معاوضہ دیا گیا اور ادیر فیصل نے آخری فیصلے سے اتفاق فرمایا۔

## جلالۃ الملک کا حزم

ہر معاملے میں کمال ہوشیاری و احتیاط سے قدم رکھنے اور عدل و رحمت کے موافق حکمت عملی اختیار کرنے میں جلالۃ الملک ایک مشہور و معروف ہستی ہیں اللہ کے حقوق کی حمایت میں ہمیشہ سرگرم رہتے ہیں اور شرعی امور کی انجام دہی میں مستعد رہتے ہیں

اگر کوئی قتل کا مقدمہ آجائے تو اللہ کی مقرر کی ہوئی حد قائم کیے بغیر انہیں قرار نہیں آتا مقتول کا حق قاتل سے لیکر رہتے ہیں جب انہیں کسی مقدمے میں یہ شبہ ہو جائے کہ اس سے اللہ راضی نہیں ہوگا تو علماء سے فتویٰ لیکر کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ نافذ فرماتے ہیں جب اللہ کی حد قائم کرتے ہوئے قاتل کے قتل چور کے ہاتھ کاٹنے اور شرابی کو سزا ملنے کا وقت آتا ہے اس وقت انکی ہیبت چھا جاتی ہے۔ اس وقت صحراؤں میں امن کے جھنڈے لہرانے لگتے ہیں (یعنی مخلوق اپنی جان و مال اور اخلاق کے بچاؤ سے مطمئن ہو جاتی ہے) عالم کو کتاب اللہ پر عمل کی فضیلت اور پڑھنے والوں کے سامنے اسلامی قوانین کی تصویر آجاتی ہے۔

(۱) ایک مرتبہ ایک آدمی نے حکومت سے فریاد کی کہ اس کا لڑکا کھو گیا ہے پتہ نہیں وہ کہاں ہے جلالة الملك نے حکم دیا کہ سختی سے تلاش شروع کر دی جائے محکمہ امن عامہ کے افسر نے تلاش کرتے کرتے اس لڑکے کی لاش کا پتہ چالایا جو ایک مکان میں دفن پائی گئی اس بات کا ثبوت مل گیا کہ اس لڑکے کے تین دوست اسکے قتل میں شریک تھے جلالة الملك نے ان تینوں کو سزا



### ( نائب جلالتہ الملک )

شہزادہ امیر فیصل عرب میں محبوب اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک ہیں سرزمین حجاز نے انکے زمانے میں انکا ثانی نہیں پیدا کیا آپ کشادہ ظرف بلند حوصلہ ہیں اور عدل کی باریکیوں تک پہنچنے میں آپکو کمال حاصل ہے آپ عالمگیر شہرت رکھتے ہیں انجمن اقوام متحدہ میں اور مجالس عالمی جو مسلمانوں اور عربوں کی مدافعت کیلئے وجود میں آئیں آپ کے حیرت انگیز کارنامے

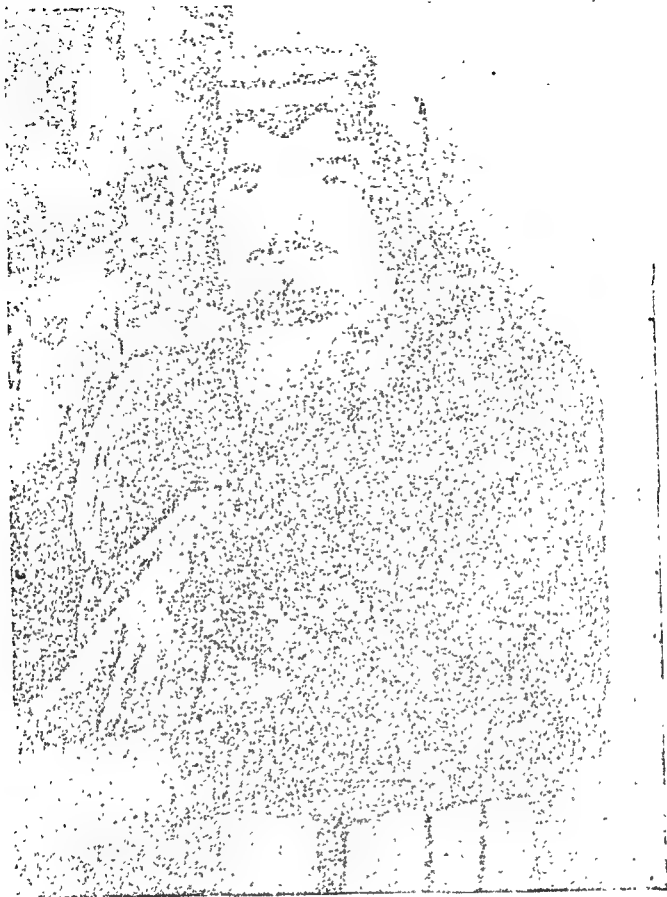
تاریخ یادگار ہیں

موت کا حکم دیا اور عام عبرت و نصیحت کیلئے مقتول کی لاش پر ان تینوں قاتلوں کی تلاش لیجائی گئی اس طرح جرائم پیشہ افراد کو عبرت اور عوام کو نصیحت حاصل ہوئی۔

(۲) ایک شخص کے بارے میں یہ ثبوت پہنچ گیا کہ اس نے خانہ کعبہ میں غلاطی کی تا کہ نمازیوں اور طواف کرنے والوں کو تکلیف پہنچے۔ علماء نے اس کیلئے قتل کا فتویٰ دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

(۳) ایک مرتبہ ثبوت بہم پہنچا کہ ڈاکوؤں اور بد معاشوں کی ایک ٹولی نے جدہ کے راستے میں یثرب کے حاجیوں کو کچھ نہ دینے کی صورت میں قتل کی دھمکی دی جلالہ اللہ نے ان مجرموں کو حاضر کروایا اور ان کی تفتیش و تحقیق نیز ڈاکوؤں کی سرکوبی کے لئے ایک عہدہ محکمہ قائم کیا جب ثبوت پہنچ گیا کہ واقعی یہ ڈاکوؤں کی جماعت ہے تو شرعی فیصلے کے مطابق ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پیر مکہ معظمہ میں کاٹے گئے کیونکہ یہ لوگ لوٹ مار ڈکیتی کو اپنا ذریعہ بنا چکے تھے





### ( وزیر دفاع )

شہزادہ امیر منصور جنہوں نے مملکت دفاعی امور کو حیرت انگیز  
سرعت سے ترقی دی اور اپنی حسن تدبیر و حکمت عملی سے دیہاتی  
بہادروں کو فوجی تنظیم میں ماہر کر دیا اور انہیں اس قابل بنادیا کہ  
وہ کمال مشق و تجربے سے جدید جنگی ہتیاروں کو استعمال کر سکیں۔

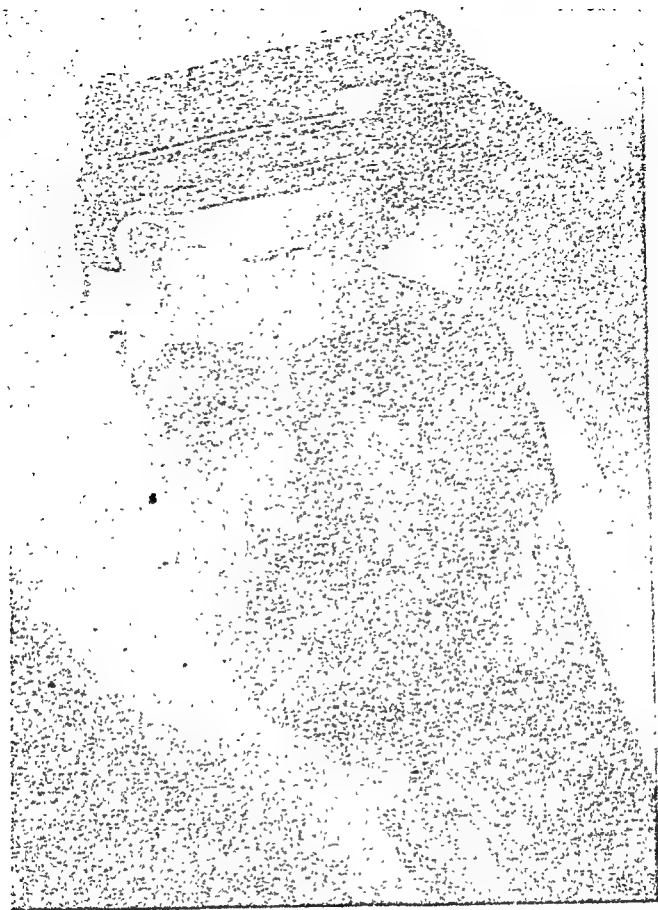
## جلالۃ الملک کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قلبی

جلالۃ الملک کو اللہ سے جو قلبی تعلق ہے اور جسقدر اللہ کا خوف انکے دلیں ہے اسکا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ وہ ہر شعبے میں کام کرنے والے اور عام لوگوں میں سے خدا پرست اور خدا دوست لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور انکے حالات معلوم کرتے رہتے ہیں اس مقصد کے لئے انہوں نے کئی کمیٹیوں کو تشکیل دیا ہے تاکہ باضابطہ طور پر ایسے لوگوں کی تلاش وجستجو جاری رہے جنہیں سلامت روی استقامت اور پرہیزگاری کے اوصاف پائے جاتے ہیں آپ زرکثیر خرچ کر کے اراکین کمیٹی کو دیہاتوں اور دور دراز شہروں میں بھیجتے ہیں تاکہ لوگوں کے حالات اور انکی خبروں کی صحیح اطلاع پہنچائیں انکی شکایات سنیں اور انہیں سے جو مظلوم ہوں انکی دادرسی کریں رعایا کی اصلاح اور رفاہ عامہ کی جو تجاویز انکے ذہن میں آئیں انہیں جلالۃ الملک کے سامنے پیش کریں تاکہ مناسب اور بہتر تجاویز کو عملی جامہ پہنایا جائے کمیٹیوں کے علاوہ جلالۃ الملک بذات خود جب نجد سے حجاز جاتے ہیں تو لوگوں کو جمع کر کے انکے حالات دریافت کرنے میں اسے فرماتے ہیں کہ حاکموں اور عہدوں داروں کی طرف

سے تمہیں جو بھی شکایات ہوں انہیں صاف صاف مجھ سے بیان کرو اسکے بعد انہیں اچھی اچھی نصیحتیں کرتے ہیں پھر اپنے مشہور کلمات یوں ادا فرماتے ہیں۔

”حاکم کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کا خیر خواہ ناصح رہے اسکا فرض ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے رعایا پر کوئی ظلم و زیادتی نہ ہونے پائے اور رعایا کا فرض ہے کہ وہ اپنے حاکم اور افسروں کی خیر خواہ رہے ظلم جاری رکھ کر یا حکام و افسروں کو رشوت دیکر اپنے حاکم وقت کی خیانت نہ کرے ایسی باتوں سے بڑا فساد پھیلتا ہے اور حاکم و رعایا دونوں کا حق مارا جاتا ہے اور دونوں کے حق میں ظلم عام ہو جاتا ہے“

ایک مرتبہ جلالة الملك کو یہ مصدقہ خبر پہنچی کہ شریف حسین عدنان اور شیخ عبد العزیز العتیقی جو نائب جلالة الملك امیر فیصل کے مشیر ہیں ان دونوں نے یہ حرکت کی جلالة الملك کے پاس چند لوگوں کی شکایات پہنچانے میں خلل ڈالا اور جو لوگ اپنی فریاد جلالة الملك تک پہنچانا چاہتے تھے انہیں قید کروادیا جلالة الملك نے اس معاملے کی بہت تحقیق فرمائی جب یقین ہو گیا کہ ان دونوں نے واقعی ایسا کیا ہے تو ان دونوں کو عہدے سے بر طرف کر دیا اور ہمیشہ کے لئے سرکاری خدمت سے انہیں محروم کر دیا۔



( نائب الملك کے معاون )

تمہارا امیر عبد اللہ الفیصل آپ یک وقت بوڑھے تجربہ کاروں  
کی حکمت عملی اور نوجوانوں کی ہمت و جرأت ان صفات کے جامع  
ہیں۔ اس طرح آپ اپنے دادا اور اپنے والد بزرگوار کے  
قابل اعتماد فرزند اور امت اسلامیہ کی محترم ہستی ہیں  
عرب نے انہیں سردار جوانان کا خطاب دیا ہے

## جلالة الملك کی عفو و درگزر

انتقام اور بدلہ لینا دشمنوں اور مخالفین پر سختی کرنا لوگوں کی طبیعت میں داخل ہے اسی لئے قرآن کریم میں جگہ جگہ عفو و درگزر کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ انسانی طبیعت طیش و غضب میں بھڑک کر زیادتی کر بیٹھنے کی غیر فطری حالت سے باز آجائے اور اپنی اصلی فطرت صالحہ کی طرف لوٹ آئے قرآن کریم یہ بھی کہتا ہے کہ دشمن یا مخالف کو ایسے وقت معاف کر دینا بڑے ثواب کا کام ہے جبکہ بدلہ لینے کی پوری طاقت حاصل ہو جائے مہمکو نہیں معلوم کہ اس دور میں جبکہ اخلاق خویاں کیداب ہیں کسی شخص میں جلالة الملك سے زیادہ یہ وصف پایا جائیگا ایک نہیں بکثرت واقعات یہ بتاتے ہیں کہ بدلہ و انتقام پر قادر ہوتے ہوئے انہوں نے اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا ہے یہ وصف انہیں بیحد نمایاں ہے جلالة الملك عبدالعزیز آل سعود کے لئے مسرت و انبساط کا اس سے بہتر کوئی موقع نہیں آتا جبکہ وہ اپنے مخالف پر قابو پا کر اسے معاف کر دیتے ہیں اس عادت کے نمایاں ہونے کے دو سبب ہیں ایک یہ کہ ان کے دل میں کینہ ٹھہرنے نہیں پاتا ان کے دشمن جب ان کے سامنے حاضر ہوتے تو انہوں نے ہمیشہ باقی رہنے والے یہ الفاظ ان سے کہے تم لوگ اس بات پر میرے سامنے عہد کر لو کہ اللہ کے دین کے

لئے اخلاص پر ہمیشہ ثابت قدم رہو گے اور ایسے کام کرتے رہو گے جن سے مسلمانوں کی فلاح و سعادت وابستہ ہے رہ گئے شخصی معاملات اور ذاتی امور تو انہیں جانے دو ان کا کچھ ذکر نہیں۔

دوسرا سبب یہ ہے کہ ان کا ایمان پختہ ہے اور قرآن کی ہر آیت کی تصدیق ان کے دل کی گہرائیوں میں آ کر چکی ہے اور ایمان و تصدیق کی تاثیر یہی ہے کہ حسب ارشاد قرآن کریم عفو و درگزر سے کام لینا اللہ کی خوشنودی کا سبب سمجھتے ہیں اور قرآن کا ارشاد ہے کہ نیکی اور بدی برابر نہیں ہے تم جب مدافعت کرو تو بہتر سے بہتر طریقہ مدافعت اختیار کرو ایسا طریقہ کہ جس سے (متاثر ہو کر) تمہارا دشمن یکایک تمہارا دوست و شفیق بن جائے۔

اس پر جلالة الملك کا ایمان ہے اسکی سچائی پر انکو پختہ اعتقاد ہے اور انکا مقولہ یہ ہے کہ جو کوئی ہمکو اللہ کے کاموں میں دھوکہ دیگا وہ خود دھوکہ پائے گا۔

اور اسکا حساب اللہ کے ذمے ہے یہ کہہ کر عفو پر فیصلہ کر لیتے ہیں اب ہم ان کے عفو کی چند مثالیں تحریر کرتے ہیں۔ (۱) آل سعود اور آل رشید میں سخت دشمنی تھی کیونکہ آل رشید نے جلالة الملك کے والد امام عبدالرحمن سے امارت چھین لی تھی جب آل رشید کی امارت ختم ہو گئی اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیے تو جلالة الملك نے ان لوگوں کو ریاض



( وزیر مالیہ )

صاحب المعالی الشیخ عبد اللہ سلیمان ہر نیک کام میں جلالتہ الملک  
کے دست راست اور تمام عمرانی اسکیموں اور اصلاحات کے  
محور ہیں مملکت عربیہ سعودیہ کی اقتصادی ترقیوں میں  
آپ کی مساعی قابل تحسین ہیں

میں بڑے محلوں میں آرام و آسائش سے رکھا اور ان کے سامنے مال و اسباب کا ڈھیر لگادیا ان سے رشتہ داری قائم کر لی آج وہ لوگ جلالۃ الملوک کے خاص اور محبوب لوگوں میں ہیں خاص محفلوں میں انکو اچھا مقام حاصل ہے اور اپنی اولاد کی طرح ان لوگوں سے معاملہ کرتے ہیں۔

(۲) سنہ ۱۳۳۸ ہجری میں جب اس سعود کو عمیر پر قصہ حاصل ہو گیا حسن آل عایض اور ان کے چچا راد بنانی محمد آل عایض نے ہتھیار ڈال دئے تو جلالۃ الملوک بڑی عزت و احترام سے پیش آئے اور مال و اسباب کی وارش کردی صرف یہی نہیں بلکہ انکو ان کے تمہر پہنچایا اور امیر حسن آل عائض کو اپنے عامل ابہا کا مشیر خاص مقرر کی جہاں وہ بڑی عزت سے رہے۔

اس کے علاوہ جلالۃ الملوک کے بکثرت ارتدادات اور انکے عظیم کارنامے ہمیں اختصار کی وجہ سے نظر انداز کردئے ہیں عندیہ اس امام عادل کی مفصل سیرت انگریزی، عربی اور اردو تنویر ربانوں میں شایع ہو رہی ہے اللہ سے دعا ہے کہ جلالۃ الملوک اور انکے صالح اولاد اور بیک نیت عمائد حکومت کو ہر طرح محفوظ و مامون رکھے انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اسلام کی خدمت انجام دیں اللہ کے کلمے کو بلند کریں اور سید حقائق شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کا احیاء فرمائیں آمین رب العالمین

مطبوعہ العرب پریس - کراچی - ۵